قال رسول اللہ ﷺ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

مسلسل اشاعت کے ۲۶ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ ۸ جلد ۱۲

شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ اگست 2008ء

حضرت جویریہؓ کا نکاح

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

فضیلت و منکرات ماہ شعبان و شب برأت

قادیانی سازشیں کیوں؟

متنبی غلام احمد قادیانی کا فتنہ

www.khatm-e-nubuwwat.com www.lolaak.clickhere2.net www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ : ۷ ● جلد : ۱۲

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی

زیر سرپرستی : حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا غلام رسول دینپوری

کمپوزنگ : یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 061-4583486-4514122

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

قادیانی سازشیں کیوں؟ — ادارہ — 3

مقالات ومضامین!

حضرت جویریہؓ کا نکاح — مولانا غلام رسول دین پوری — 5

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — 6

شاہ نفیس رقم الحسینیؒ — ڈاکٹر خلیل الدین مکہ مکرمہ — 10

پروفیسر محمد الیاس برنیؒ — ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی — 13

فضیلت ومنکرات ماہ شعبان وشب برأت — مولانا غلام رسول دین پوری — 17

ناقابل فراموش......جمیت آموز — مولانا محمد اکرم طوفانی — 23

تقویٰ......امیر تبلیغ حضرت مولانا محمد یوسفؒ کی تقریر — امیر تبلیغ مولانا محمد یوسفؒ — 26

کاروان ختم نبوت رواں دواں — مولانا محمد علی صدیقی — 32

ردقادیانیت!

متنبی غلام احمد قادیانی کا فتنہ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ — 34

قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ — مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ — 40

متفرقات!

قصیدہ فی مرثیہ السید نفیس الحسینیؒ — مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب — 45

کاروائی اجلاس سہ ماہی مبلغین — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — 48

جماعتی سرگرمیاں — ادارہ — 51

تبصرہ کتب — مولانا غلام رسول دین پوری — 55

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

قادیانی سازشیں کیوں؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ قادیانیوں کا ارتداد، کفر اور خروج از اسلام اظہر من الشمس ہے اور آئینی طور پر مسلم بھی۔ لیکن ارباب حکومت کی پشت پناہی اور تھپکیوں نے قادیانی ذریت کو شرانگیزیوں پر برانگیختہ کیا ہوا ہے اور ہمارے ملک پاکستان میں کلیدی عہدوں پر بھی قادیانی براجمان ہیں اور شیطان ان کے سر پر بیٹھا انہیں مشورے دے رہا ہے اور یہ ان کے اشارہ ابروں پر دندناتے پھرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں قادیانی شعائر اسلام کا مذاق اڑائیں، عقائد اسلامیہ میں تحریف سے کام لیں، اپنی عبادت گاہیں مساجد کے طرز پر بنائیں، عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالیں، توہین رسالت کریں، آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کی من مانی تفسیر وتشریح کریں۔ اپنا ناپاک لٹریچر شائع کریں، حکومت کی بلا سے......؟۔ جنہیں نہ مذہب اسلام کا پتہ ہے، نہ اس سے محبت، نہ عقائد کا علم، نہ اعمال واخلاق کی خبر، نہ اہل اسلام کی قدر، اعلیٰ عہدیداران سے لے کر ادنیٰ منصب والوں تک ایک بھی خوف خدا رکھنے والا شخص موجود نہیں۔ ورنہ کبھی بھی یہ صورت پیدا نہ ہوجواب ہورہی ہے۔ مثلاً:

قادیانیوں کا اذان جیسا شعار اسلام برسر عام استعمال کرنا، ملک کے مختلف مقامات پر اپنی عبادت گاہیں مسجد کی طرز پر بنانا، فیصل آباد کے پنجاب میڈیکل کالج میں قادیانیوں کا ہنگامہ برپا کرنا، علمائے اسلام کو شہید کرنا اور مسلمانوں کو دھمکیاں دینا، دہشت گردی پھیلانا، مرزا غلام احمد قادیانی کی موت پر صد سالہ جشن منانا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ ارباب حکومت کی زیرنگرانی ہورہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے مسلمانوں میں رواداری، تسامح وتساہل اور چشم پوشی غایت درجہ کی پیدا ہوگئی ہے۔ حرارت ایمانی ان کے رگ وریشہ سے نکلتی جارہی ہے۔ حمیت اسلام وحمایت اسلام تدریجاً رخصت ہوتی جارہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان قادیانیوں کے ساتھ کھاتے پیتے، میل جول، رشتہ ازدواجیت کرتے اور ان کے جنازے پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ ان کی تعزیتیں کرتے ہیں پھر جتلانے پر تاویلات کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ قادیانی مسلمانوں کو روپیہ پیسہ کا لالچ دے کر اور دنیوی مراعات کے سبز باغ دکھا کر ان کی گرانمایہ دولت ایمانیہ کو لوٹ لیتے ہیں اور انہیں خبر تک نہیں ہوتی۔ نیز ہمارے ناظمین، کونسلر وممبران حضرات سے لے کر اعلیٰ عہدیداران تک حصول کرسی اور ووٹ لینے کے لئے ان کی کاسہ لیسی کرتے اور ان کے گھروں کے طواف کرتے ہیں۔ گویا مسلمان اپنے آپ کو ان کا محتاج سمجھتے ہیں تو حق بات کہنے کی ان میں جرأت کیسے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق حق کے لئے کی ہے اور ان کی یہ منشاء مبارک ہے کہ حق اور اہل حق رہیں۔ باطل کا یہاں نام ونشان نہ ہو۔ خیر وخوبی، نیکی وبھلائی اللہ رب العزت کو پسند ہے اور گناہوں سے نفرت۔ اس لئے گناہوں سے بھی زمین وآسمان کی فضا کو

اللہ تعالیٰ پاک دیکھنا چاہتے ہیں۔ کاش! جمیع مسلمانوں کو یہ بات سمجھ آ جائے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ: ’’ان الباطل کان زھوقا ‘‘ ترجمہ:...... ’’یقیناً باطل بھاگ جانے والا ہے۔‘‘ باطل کی فطرت ہزیمت وشکست ہے۔ وہ اندر سے کھوکھلا اور بے جان ہوتا ہے۔ بے کار و بے قیمت ہوتا ہے جبکہ حق جم جانے والا اور اپنی فتح کا سکہ منوانے والا ہوتا ہے۔ حق و باطل دونوں متضاد ومتقابل ہیں۔ دونوں کا ایک ہونا اجتماع ضدین ہے۔ پھر باطل کیوں سر اٹھائے؟۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یوں تو باطل کان زھوقا ہے۔ لیکن جب حق اس کے ساتھ مل جائے تو اس کی صفت زھوقیت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ اس کی زھوقیت قوت میں بدل جاتی ہے۔ آج تمام فتنوں (یہودیت، عیسائیت، بہائیت، پروزیت، قادیانیت) کو اسی تناظر میں دیکھا جائے تو جواب واضح ہے۔ ہماری صورت بھی کچھ ایسی ہی ہورہی ہے کہ باطل کا ساتھ دیا جارہا ہے۔ حق اور اہل حق کو دبایا جارہا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ جب تک امت مسلمہ میں اتحاد واتفاق تھا آپس میں اخوت والفت تھی تو اس میں بھرپور قوت تھی۔ باطل سامنے نہیں آسکتا تھا۔ جبکہ ہم تشتت وافتراق کا شکار ہیں۔ داخلی وخارجی قوتیں بھی امت مسلمہ کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لئے صرف ہورہی ہیں۔ علماء کو آپس میں لڑایا جارہا ہے اور عوام کو علماء سے دور کرنے نامعلوم کتنی ناپاک سازشیں استعمال کی جارہی ہیں۔ ہم آپس میں لگ گئے اور باطل نے اپنا کام شروع کردیا۔

بہرحال ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جمیع امتیازات، لسانی، نسبی، نسلی، ملکی، علاقائی وغیرہ مٹا کر آپس میں وحدت واتحاد پیدا کرنا چاہئے۔ یوں تو ہر ایک اتحاد کا مدعی ہے۔ لیکن ہر ایک کی اپنی اپنی اغراض ہیں۔ انہیں سامنے رکھ کر ہر ایک اتحاد کی دعوت دیتا ہے۔ مگر نتیجہ صفر ہے۔ اگر ان اغراض ومقاصد کو بالائے طاق رکھ کر اپنے اندر تقویٰ، اخلاص، تواضع، للّٰہیت کی دولت لے کر اتحاد کی دعوت دی جائے تو یہ دعوت یقیناً کارگر ہوگی۔ ورنہ یہ دعوت نقارخانے میں طوطی کی آواز کا مصداق ہوگی۔

خلاصہ یہ کہ ارباب حکومت کی تھپکیوں سے قادیانی اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ورنہ مرزا مسرور اور دیگر قادیانی رہنما امریکی ریاست کے اجتماع میں پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف الزامات کے قادیانی تیر کیوں چلائیں۔ ہماری درخواست ہے کہ حکومت قادیانیوں کی تمام ناپاک سازشوں کی روک تھام کرے اور ان کی سرپرستی کرنے کی بجائے انہیں آئین پاکستان کا پابند بنائے۔

اور امت مسلمہ بھی ہر جگہ فتنہ قادیانیت کو بھانپ کر اسے یکسر ختم کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی ﷺ کے خلاف ایک سازش ہے جو اسلام کی ابدیت کو مٹا نا امت مسلمہ کی وحدت کو توڑنا چاہتی ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں جمیع فتنوں سے بچائے اور ہمارے عقائد واعمال کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین!

حضرت جویریہؓ کا نکاح!

مولانا غلام رسول دین پوری

یہ۲رشعبان بروزسوموار۵ہجری کی بات ہے کہ حضورﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ قبیلہ بنی المصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرارؓ نے بہت سی فوج جمع کر رکھی ہے اور مسلمانوں پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔ آپ نے حضرت بریدہ اسلمیؓ کو خبر لینے کے لئے بھیجا۔ حضرت بریدہ اسلمیؓ نے آ کر کہا کہ یہ خبر صحیح ہے۔ آپﷺ نے صحابہ کرامؓ کو تیاری کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرامؓ فوراً تیار ہوگئے اور تیس گھوڑے ہمراہ لئے۔ اس مرتبہ مال غنیمت کے طمع میں منافقین بھی کثیر تعداد میں ہمراہ ہوگئے۔ مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام حضرت زید بن حارثہؓ کو مقرر فرمایا۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کو ساتھ لیا اور مریسیع کی طرف تشریف لے گئے۔ (مریسیع ایک چشمہ ہے جہاں قبیلہ بنی المصطلق سے مقابلہ ہوا اور بنی المصطلق قبیلہ بنی خزاعہ کی ایک شاخ ہے) تیز رفتاری کے ساتھ چل کر ناگہاں ان پر حملہ کر دیا۔ اس وقت وہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ حملہ کی تاب نہ لا کر دس آدمی ان کے قتل ہوگئے۔ باقی مرد، عورتیں، بوڑھے، بچے سب گرفتار کر لئے گئے۔ مسلمانوں نے دو ہزار اونٹ، پانچ ہزار بکریاں، دو سو گھرانے اور مال اسباب پر قبضہ کر لیا۔ قیدیوں میں حارث بن ضرار سردار بنی المصطلق کی بیٹی حضرت جویریہؓ بھی تھیں۔ مال غنیمت کی تقسیم میں حضرت ثابت بن قیسؓ کے حصہ میں آئیں۔ آزادی کے لئے حضرت ثابت بن قیسؓ نے رقم شرط رکھی۔ حضرت جویریہؓ مالی اعانت وامداد کے سلسلہ میں آنحضرتﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضورﷺ نے فرمایا تمہاری واجب الاداء رقم میں ادا کردوں اور تمہیں اپنی زوجیت میں لے لوں تو یہ کیسا ہے؟۔ حضرت جویریہؓ نے عرض کیا کہ میں اس پر راضی ہوں۔ ادھر حضرت جویریہؓ کے والد حارث بن ضرار بھی حضورﷺ کی خدمت میں بسلسلہ آزادی حاضر ہوئے اور کچھ اونٹ بھی بغرض فدیہ ساتھ لائے۔ عمدہ اونٹ راستہ کی ایک گھاٹی میں چھپا کر آئے۔ تاکہ واپسی پر ساتھ لے جائیں۔ خدمت میں اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ اے محمدﷺ آپ نے میری بیٹی کو گرفتار کیا ہوا ہے۔ یہ اونٹ اس کا فدیہ ہیں لے کر آزاد فرما دیں۔ آپﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اونٹ کہاں ہیں جو تم نے گھاٹی میں چھپائے۔ حارثؓ نے کہا کہ ''اشھدانک رسول اللہ '' ﴿یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔﴾ پھر آپﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ بہتر نہیں کہ میں حضرت جویریہؓ کا معاملہ ان کی مرضی اور اختیار پر چھوڑ دوں۔ حارثؓ نے حضرت جویریہؓ سے جا کر کہا کہ رسول اللہﷺ نے تیرا معاملہ تیری مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ حضرت جویریہؓ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسولﷺ کو اختیار کرتی ہوں۔ الغرض حضورﷺ نے حضرت جویریہؓ کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا۔ (حضرت جویریہؓ کا پہلا نام برہ تھا۔ آپﷺ نے بدل کر جویریہؓ رکھا) حضرات صحابہ کرامؓ کو جب پتہ چلا تو قبیلہ بنی المصطلق کے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا کہ یہ حضورﷺ کے دامادی لحاظ سے رشتہ دار ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت جویریہؓ سے زیادہ کسی عورت کو اپنی قوم کے حق میں بابرکت نہیں دیکھا کہ جس کی وجہ سے ایک دن میں سو گھرانے آزاد ہوئے۔ (ابوداؤد کتاب العتاق ج۲ص۱۹۲، الاصابہ ج۴ص۲۶۵)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

حیات و خدمات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

شاہ جی ۲۳ر ستمبر ۱۸۹۲ء کو سید ضیاء الدین احمدؒ کے ہاں پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ابھی چار سال کے ہوں گے کہ والدہ محترمہ انتقال فرما گئیں۔ ددھیال کی طرف سے آپ کا نام عطاء اللہ شاہ، ننھیال کی طرف شرف الدین احمد رکھا گیا۔ آپ کی پرورش آپ کی نانی صاحبہ نے کی اور آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ بعد ازاں مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی سے فقہ اور بانی جامعہ اشرفیہ لاہور مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ سے حدیث، مولانا نور احمد سے تفسیر اور مولانا حبیب الرحمان سے بخاری شریف پڑھی۔

سلطان عبدالحمید ترک کی بیٹی کے استاذ قاری سید عاصم عمر کسی وجہ سے پٹنہ تشریف لے آئے۔ ''مسجد خواجہ عنبر'' میں درس دیتے تھے، ان سے قرآن پاک کی تصحیح کی اور ایک مسجد میں امام مقرر ہو گئے۔ اللہ پاک نے لحن داؤدی سے نوازا تھا۔ قرآن پاک پڑھتے تو سننے والے مسحور ہو جاتے۔

تحریک خلافت شروع ہوئی تو شاہ جیؒ اس میں شامل ہو گئے۔ جس سے اپ کی خطابت کو جلا نصیب ہوئی اور آپ پورے ملک میں مقبول راہنماء کے طور پر ابھرے۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ اور رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہرؒ کو آپ کی خطابت کا لوہا ماننا پڑا۔ یہاں سے آپ کی قومی زندگی کا آغاز ہوتا ہے اور آپ نے امرتسر میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

مجلس احرار اسلام

کانگریس کی بنیاد ایک انگریز نے رکھی۔ ابتداء میں اس کا پروگرام محدود تھا۔ آگے چل کر کانگریس قومی جماعت کی حیثیت اختیار کر گئی۔ لیکن ہندوؤں کا اس میں غلبہ تھا۔ پنجاب کی مخلص، بیدار مغز، سنجیدہ قیادت سوچ وبچار میں مصروف تھی اور مسلمانوں کی مؤثر تنظیم ضروری سمجھی جا رہی تھی۔ چنانچہ امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ کے مشورہ پر شاہ جیؒ کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ ہندوستان کی آزادی کا سہرا دوسری قوموں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے سر بھی رہنا چاہئے۔ نتیجتاً ۱۹۲۹ء میں لاہور میں مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ اس اجلاس میں شاہ جیؒ نے جداگانہ حقوق اور انتخابات اور تنظیم کے عنوان سے عوام سے تعاون کی اپیل کی۔

تشکیل جماعت کے دو سال بعد ۱۱ر جولائی ۱۹۳۱ء کو حبیبیہ حال لاہور میں اس نئی، ہر فعال، مخلص انقلابی جماعت کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں شاہ جیؒ کے علاوہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، چوہدری افضل حقؒ، شیخ حسام الدین، مولانا مظہر علی اظہر، غازی عبدالرحمان امرتسریؒ شریک ہوئے۔ جس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو پہلا صدر منتخب کیا گیا۔

مجلس احرار کے اغراض ومقاصد

۱...... ہندوستان کے لئے پرامن ذرائع سے کامل آزادی کا حصول۔

۲...... سیاسیات ہند میں مسلمانوں کا بھرپور کردار۔

۳...... مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، اقتصادی اور معاشرتی ترقی کے لئے کوشش کرنا۔

چنانچہ آپ نے ہندوستان کی سیاست میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جیلوں کی زینت بنے، ہتھکڑیاں پہنیں، بیڑیاں پہنیں اور لیلا نے آزادی کے حصول کے لئے عظیم الشان قربانیاں پیش کر کے نئی تاریخ رقم کی۔

میدان تصوف میں آپ نے پہلی بیعت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے ہاتھ پر کی۔ حضرت گولڑویؒ کی وفات کے بعد قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے وابستہ ہوگئے۔ بلکہ حضرت مرشد کے منظور نظر ہوگئے۔ حتیٰ کہ حضرت رائے پوریؒ آپ کو مرشد فرمایا کرتے اور ایک زمانہ میں بہت ذکر اذکار کئے۔ تزکیہ نفس کے لئے دو دو سال متواتر روزے رکھے۔ چھ چھ گھنٹے میں قرآن پاک ختم کیا۔ کئی کئی روز پانی میں نمک ملا کر ستو نوش کئے۔ تندور کی روٹی کے خستہ ٹکڑوں پر گذارہ کیا۔ اس ریاضت کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی خطابت کا سحر تلواروں کی طرح صیقل ہوگیا۔

گستاخان رسول کی تحریک کے خلاف مجاہدانہ کردار

ایک منصوبے کے تحت پورے ہندوستان کے طول وعرض میں رحمت دو عالمﷺ کی شان اقدس میں دریدہ دہنی شروع کر دی گئی۔ چنانچہ لاہور میں راجپال نے رنگیلا رسول (العیاذ باللہ) کے نام سے کتاب شائع کی۔ اس کتاب کے ناشر کے خلاف حکومت نے دفعہ نمبر ۱۰۳ کے تحت مقدمہ دائر کیا۔ شائع کرنے والے کو ماتحت عدالت نے دو سال قید سخت کی سزا سنائی۔ ہائی کورٹ میں اپیل ہوئی جسٹس دلیپ سنگھ نے ملزم کو بری کر دیا۔ اس پر شاہ جیؒ اور آپ کے رفقاء نے حکومت سے پیشوایان مذہب کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے قانون سازی کا مطالبہ کیا۔ لیکن حکومت نے سنی ان سنی کر دی تو خلافت کمیٹی نے لاہور کے دہلی دروازہ کے باہر جلسہ کا اعلان کیا۔ حکومت نے دفعہ نمبر ۱۴۴ نافذ کر دی۔ تو احاطہ عبدالرحیم میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مفتی اعظم ہند مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی فرما رہے تھے۔ مولانا احمد سعید دہلویؒ بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ شاہ جیؒ کھڑے ہوئے خطبہ مسنونہ پڑھا اور بڑی مغموم آواز میں فرمایا:

''حضرات آج حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہرہؓ مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید کے دروازے پر آئیں تو مفتی صاحب بھی کانپنے لگے اور مولانا احمد سعید بھی کانپ اٹھے کہ شاہ جیؒ نے کیا کہہ دیا۔ فرمایا کہ ہاں ہاں آئی تھیں۔ انہوں نے سوال کیا۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا اے میرے ابا کی مسند کے وارث اور عائشہؓ نے کہا کہ اے میرے شوہر کی مسند کے وارث آج تیرے لاہور میں میرے ابا کی عزت راجپال کی معرفت لٹ گئی اور عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے خاوند کی عزت بازاروں میں لٹائی جارہی ہے اور تم ابھی زندہ ہو''

مولانا محمد علی جالندھریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اس تقریر میں شاہ جیؒ نے فرمایا کہ جو شخص حضورﷺ کی توہین کرے تو پھر بھونکنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔ غازی علم الدین شاہ جیؒ کا مرید تھا۔ تقریر کے بعد اس نے راجپال کو قتل کر دیا۔ مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے قادیان میں مرکز قائم کر کے مرزائیت کے مقابلہ میں سد سکندری قائم کر دی۔ لکھنؤ میں صحابہ کرام کے خلاف تبرا ایجی ٹیشن شروع ہوا تو آپ نے مدح صحابہؓ کا مورچہ قائم کر کے ایک شیعہ مولانا مظہر علی اظہر کو اس کا انچارج بنا دیا۔

وہ فقر و استغناء کی سچی تصویر تھے۔ اگر چاہتے تو اپنی خداداد خطابت کو دنیا کے حصول کا ذریعہ بنا کر سونے اور چاندی کے محلات قائم کر لیتے۔ لیکن خطابت کو مخلصانہ تبلیغ کے لئے وقف کر دیا۔ پوری زندگی جماعت سے ایک دمڑی تک نہ لی۔ ہمیشہ ساری زندگی قوت لایموت میں گذاری۔ آپ نے غریبوں کی ایسی جماعت قائم کی جو............ خرید و فروخت سے بلند و بالا رہ کر کام کرتی رہی۔ سیاست کو امراء کی جیب کی گھڑی اور ہاتھ کی چھڑی بننے سے روک دیا۔ استخلاص وطن اور لیلا نے آزادی کے حصول کے لئے آدھی زندگی جیل میں گذاری اور آدھی ریل میں اور اس پر ہمیشہ خداوند قدوس کا شکر ادا کرتے رہے۔

آزادی وطن اور قیام پاکستان کے بعد پوری توجہ مسئلہ ختم نبوت پر وقف کر دی اور اس سلسلہ میں جو کچھ کہا وہ برسوں ہمارے ملک کی فضاء میں گونجتا رہے گا۔

امیر شریعت کا لقب اور آپ کے ہاتھ پر بیعت

شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں۔ اپریل یا مئی ۱۹۳۰ء میں لاہور میں انجمن خدام الدین کا سالانہ اجتماع تھا۔ اسٹیج پر حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ، مولانا احمد سعید دہلویؒ، مولانا ظفر علی خان موجود تھے۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی بڑی زوردار تقریر ہو رہی تھی...... کہ امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو ختم نبوت کے محاذ کا امیر شریعت قرار دیتا ہوں اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں تو اس طرح شاہ جیؒ امیر شریعت بنا دیئے گئے اور حضرت علامہ انور شاہؒ نے ہدایت کی کہ اس وقت سب سے بڑا فتنہ قادیانیت کا ہے۔ اس کے خلاف کام کرو۔ شاہ جیؒ نے اس عہد کو خوب نبھایا۔ علامہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے بیسیوں کتابیں لکھیں جب کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایک تقریر کرتا ہے اور قادیانیت کو مٹی میں ملا دیتا ہے۔

قادیان کانفرنس

اکتوبر ۱۹۳۴ء میں قادیان میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں آخری خطاب آپ کا تھا اور وہ خطاب لاجواب تھا۔ قید و بند کی صوبتیں، آپ نے ساڑھے بارہ سال قید و بند کی صوبتیں برداشت کیں اور صبر و استقامت کا پہاڑ ثابت ہوئے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت

تقسیم سے قبل شاہ جیؒ اور آپ کے رفقاء نے قادیانیت کے منہ زور گھوڑے کو کھرلی پر باندھنے کے لئے مجلس احرار اسلام کے تحت شعبہ تحفظ ختم نبوت قائم کیا اور قیام پاکستان کے بعد جنوری ۱۹۴۹ء میں ملتان میں ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نام سے مستقل جماعت کی داغ بیل ڈالی گئی۔

مرزا غلام نبی جانبازؒ لکھتے ہیں کہ تقسیم کے بعد سیاسی سرگرمیاں ختم ہو چکی تھیں۔ جنوری ۱۹۴۹ء میں مجلس احرار اسلام کا سیاسی نظام ختم کر دیا گیا اور اس کی جگہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پر تبلیغی کام کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اس ادارے کے صدر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے اور شاہ جیؒ تازیست مجلس کے صدر و امیر رہے۔

تیرہ امیر شریعت سید کفیل شاہ بخاری لکھتے ہیں مجلس احرار اور مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ہی کام کے دو نام ہیں۔ ان میں گل و بلبل کا رشتہ ہے۔ مجلس احرار کی مثال گل کی ہے تو مجلس تحفظ ختم نبوت بلبل۔

علالت و وفات

شاہ جیؒ آخر وقت تک کسی کے محتاج نہ ہوئے۔ آخر میں معمولی فالج کا جھٹکا لگا۔ ۱۴/اگست کو آپ کی طبیعت کمزور ہونا شروع ہوگئی۔ ۲۰/اگست کو عزیز و اقارب کو بلایا گیا۔ ۲۱/اگست ۱۹۶۱ء کو آپ پر غنودگی کی کیفیت طاری ہوگئی اور اس طرح محسوس ہوتا تھا کہ سانس میں ذکر کی کیفیت ہے۔ تا آنکہ ساڑھے چھ بجے شام روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ہزاروں علماء کرام نے آپ کے بڑے فرزند حضرت مولانا سید ابوذر عطاء المنعم شاہ بخاری کو آپ کا جانشین مقرر کیا اور موصوف نے ہی آپ کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ کم و بیش ایک سے ڈیڑھ لاکھ انسانوں نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی اور لانگے خاں کے باغ کے قریب قبرستان میں آپ کو آہوں اور سسکیوں کے سپرد خاک کر دیا گیا اور آپ کا مزار پر انوار مرجع خواص و عوام ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے مدارس عربیہ میں خطابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ملک بھر کے جامعات میں اساتذہ وطلبہ سے خطابات کئے۔ رپورٹ درج ذیل ہے۔ جامعہ امدادیہ، جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، جامعہ رحیمیہ، جامعہ حنفیہ قادریہ، جامعہ خیر المدارس ملتان، جامعہ فاروقیہ شجاع آباد، جامعہ اشرفیہ مان کوٹ، جامعہ دارالعلوم کبیروالا، جامعہ تحسین القرآن حکیم آباد، مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد نوشہرہ، مدرسہ صدیقیہ مردان روڈ نوشہرہ، دارالعلوم نوشہرہ، مسجد تقویٰ نوشہرہ صدر، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، جامعہ سراج العلوم، جامعہ نعمانیہ صالحیہ، جامعہ عثمانیہ مرالی، جامعہ محمدیہ پروواڈیرہ اسماعیل خان، جامعہ قادریہ بھکر، جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید، جامعہ خانقاہ سراجیہ کندیاں، جامعہ اسلامیہ، جامعہ رحمانیہ ڈیرہ غازیخان، جامعہ اشرفیہ، جامعۃ المنظور الاسلامیہ لاہور۔

شاہ نفیس رقم الحسینیؒ!

برصغیر کے ایک عظیم مصلح، نامور خطاط اور صاحب دل شاعر

قسط نمبر:۲

ڈاکٹر خلیل الدین شجاع الدین مکہ مکرمہ

عشق رسول ﷺ کا اظہار

شاہ صاحب رسول اللہ ﷺ کے شیدائی وفدائی اور ایک سچے عاشق رسولؐ تھے۔ نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک آتے ہی آپ زاروقطار رونے لگتے۔شاہ صاحبؒ نے کتنے انوکھے انداز میں عشق رسول ﷺ کا اظہار فرمایا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

دنیا سیپ محمد موتی، صلی اللہ علیہ وسلم
اس بن دنیا کیسی ہوتی، صلی اللہ علیہ وسلم
گر نہ ہوتا آمنہ بتایا، خلقت کا غم کھانے والا
خلقت میٹھی نیند نہ سوتی، صلی اللہ علیہ وسلم
زہراؓ کا دل غم کا مارا، ہجر نبیؐ میں پارہ پارہ
گم سم آنسو ہار پروتی، صلی اللہ علیہ وسلم
کاش مرے محبوب کی دھرتی، مجھ پہ نفیس یہ شفقت کرتی
اپنے اندر مجھ کو سموتی، صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ منورہ میں ہمیشہ رہنے کی خواہش کا اظہار آپ نے کیا خوب انداز میں کیا ہے۔

یہی بات کہنے کو جی چاہتا ہے
مدینے میں رہنے کو جی چاہتا ہے

میں تو اس قابل نہ تھا

۱۴۰۹ھ میں شاہ صاحبؒ جب حج بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو ذات باری تعالیٰ کے ایک عاشق زار ہونے کی حیثیت سے اپنے مالک حقیقی کے دربار اور بیت اللہ شریف کے روحانی ماحول کو دیکھ کر خوشی سے جھوم اٹھے اور بے ساختہ دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے جذبات درج ذیل الفاظ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

شکر ہے تیرا خدایا، میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا، میں تو اس قابل نہ تھا
اپنا دیوانہ بنایا، میں تو اس قابل نہ تھا
گرد کعبے کے پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا

مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کردیا
جام زم زم کا پلایا، میں تو اس قابل نہ تھا
خاص اپنے در کا رکھا تو نے اے مولا مجھے
یوں نہیں در در پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا
عہد جو روز ازل تجھ سے کیا تھا یاد ہے
عہد وہ کس نے نبھایا، میں تو اس قابل نہ تھا

یہ حقیقت ہے کہ بعض اشعار ایسے ہوتے ہیں جس کا تعلق صرف شاعر سے ہی نہیں بلکہ ہر دل کی آواز ہوا کرتی ہے۔ شاہ صاحب کے مندرجہ بالا اشعار کو پڑھ کر ایسا محسوس ہوا کہ گویا یہ الفاظ راقم کے جذبات ہی کی ترجمانی کررہے ہیں۔ کیونکہ حرم شریف میں موجود عیادہ (کلینک) میں طبی خدمات پر مامور ہونے کی بناء پر الحمدللہ گذشتہ دس برسوں سے حرم شریف سے وابستگی پر جس قدر بھی اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ: ’’میں تو اس قابل نہ تھا‘‘

تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

جب نبی کریم ﷺ کی محبت ایک صاحب دل شاعر کے دل کی گہرائیوں میں سما جاتی ہے تو سراپائے اقدس ﷺ کو بیان کرتے ہوئے شاہ صاحب کے جذبات کی موجیں اشعار کی شکل میں کچھ اس طرح موجزن ہوتی ہیں۔

اے رسول امیںؐ، ختم المرسلیں — تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق ویقیں — تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
اے براہیمی وہاشمی خوش لقب — اے تو عالی نسب اے تو والا حسب
دو دمان قریش کے در ثمین — تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے — جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسین — تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا — اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم، سب ہے زیر نگیں — تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی — تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں — تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
سدرۃ المنتہیٰ رہگزر میں تری — قاب وقوسین، گرد سفر میں تری
تو ہے حق کی قریں، حق ہے تیرے قریں — تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
مصطفیٰ مجتبیٰ تیری مدح وثنا — میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں — تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیسؒ، انفس دو جہاں سرور دلبراں، دلبر عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جان حزیں تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

عالم جوش جنوں جب رواں ہوتا ہے

تو ایک صاحب دل شاعر شاہ صاحبؒ کے درج ذیل جذبات صفحہ قرطاس پر بکھرنا شروع ہوجاتے ہیں۔

فکر سلیم، ذوق نظر، ہمت بلند
ہر چیز نذر گردش حالات ہوگئی

ارباب ہوش اپنا سا منہ لے کے رہ گئے
جوش جنوں میں مجھ سے کوئی بات ہوگئی

جب دل میں صرف اللہ اللہ رہ جائے

جب دل میں صرف اللہ ہی اللہ کی آرزو رہ جائے تو جذبات کس طرح مچلتے ہیں اور عشق حقیقی کا اظہار کس طرح ہوتا ہے۔اس کا اندازہ شاہ صاحبؒ کے درج ذیل اشعار سے کیا جاسکتا ہے۔

ہر حسرت حیات کو تسکین مل گئی شکر خدا نکل گئے، ارمان آرزو
وہ دل کہ دیر سے تھا پریشان آرزو آج اپنے شوق میں ہے غزل خوان آرزو
دل کا قرار، روح کی ٹھنڈک، نظر کا شوق کتنے شگفتہ رنگ میں عنوان آرزو
تیرا نفس نفس ہے دل وجان سے عزیز تیری حیات ہے سروسامان آرزو
اب تیری آرزو کے سوا آرزو نہیں تو جان آرزو ہے، تو ایمان آرزو

دعوت عمل

شاہ صاحب کی کل شاعری کا اصل محور، قوت ایمانی کو مضبوط کرنا اور حق کی دعوت دینا ہے۔اس ضمن میں چند اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

دلوں میں حکمت قرآں لئے ہوئے اٹھو
بلال وبوذرؓ وسلمانؓ لئے ہوئے اٹھو

تمہارے مد مقابل ہیں کفر کے لشکر
علیؓ کی قوت ایماں لئے ہوئے اٹھو

ابھی تمہارا افسانہ بغیر عنواں ہے
اٹھو فسانے کا عنواں لئے ہوئے اٹھو

اٹھو اور اٹھ کے زمانے کو اپنے زیر کرو
یہ بات ایسی نہیں ہے کہ اس میں دیر کرو

پروفیسر محمد الیاس برنی!

قسط نمبر۳ ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی

بعض فروگذاشتیں

برنی صاحب اپنے زمانے کے عظیم شخص تھے۔ لیکن عظیم اشخاص بھی غلطیوں سے مبرا نہیں ہوتے۔ یہ لازم بشریت ہے۔ برنی صاحب سے بھی بعض غلطیاں ہوئی ہیں۔ مثلاً ''تحفہ محمدی'' میں درود تاج با ترجمہ شامل ہے۔ اس میں بعض الفاظ قابل اعتراض ہیں اور وہ صحیح احادیث سے ثابت نہیں ہیں اور یہ درود شریف کی معتبر کتابوں میں منقول نہیں ہے۔ اس کے بجائے اگر وہ اپنا القائی درود اس میں شامل کرتے تو بہتر ہوتا۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ اگر معمول بہا عبادات کے اجروثواب سے زیادہ کسی عمل کا اجروثواب بتایا جائے تو یہ بات اس کے جعلی اور بناوٹی ہونے کی نشانی ہے۔

نذرونیاز کے مسئلے میں ان کی یہ رائے درست ہے۔ ''یوں تو ایصال ثواب کے لئے کوئی دن وتاریخ اور کوئی طور طریقہ معین نہیں۔'' تاہم ہر کام کا ایک موقع اور سلیقہ ہوتا ہے۔ اگر اس کو لازم نہ سمجھا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ باقی نہیں رہتا۔ لیکن عملاً وہ سب کچھ کرتے تھے جو عام طور پر رائج ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ''۱۲ر محرم الحرام کو حلیم (حلیم) پر سید الشہداء کی فاتحہ ہوئی۔ غرض محرم شریف کی فاتحہ جو اپنا معمول ہے۔ مدینہ منورہ میں بخیروخوبی انجام پائی۔'' (صراط الحمید ج۲ ص۱۵۰، ۲۶، ۲۷)

ان کی مجموعی حسنات کے مقابلہ میں یہ فروگذاشتیں ایسی ہیں جن کا وزن زیادہ نہیں۔

ملازمت سے سبکدوشی

برنی صاحب جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ دائرۃ المعارف کے ناظم بھی رہے اور آخر کے دو برسوں میں جامعہ عثمانیہ میں رجسٹرار ہوئے اور اکتوبر ۱۹۴۸ء میں جامعہ عثمانیہ سے سبکدوش ہوئے۔ جس کے بعد ان کی زندگی کا تیسرا دور پورا ہوا۔ برنی صاحب کی زندگی کا زیادہ تر زمانہ حیدرآباد میں گذرا۔ وہیں کوٹھی بنوائی، حیدرآباد میں لڑکیوں کی شادیاں کیں، کتابیں لکھیں اور ۱۹۱۷ء سے ۱۹۵۸ء تک تصنیف وتالیف کا کام انجام دیا۔

وفات

اگست ۱۹۵۷ء میں اپنی کوٹھی بیت السلام سیف آباد میں جو ایک خوشنما پہاڑی پر واقع ہے۔ برنی نامہ لکھا۔ پھر دسمبر ۱۹۵۸ء کے آخر میں عزیزوں سے ملنے بلند شہر آئے۔ تقریباً ۸۹ سال کے تھے کہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء کو حرکت قلب بند ہوئی اور وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ قاضی کے قبرستان میں جہاں ان کے باپ دادا دفن ہیں وہیں ان کی قبر ہے۔

تدفین کے وقت جب سینہ پر کافور ملا گیا تو وہ سمٹ کر ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی

صورت اختیار کر گیا تھا۔ جسے دیکھ کر ناظرین حیران وششدر رہ گئے۔ یہ ان بزرگوں میں سے تھے جن پر یہ فقرہ صادق آتا ہے۔

’’دنیا خورد و عقبٰی برد‘‘ دنیا میں مزے اڑائے اور آخرت میں بھی کامیاب رہے۔

’’ذلك فضل الله يوتيه من يشاء‘‘ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطاء فرمائے۔

یہ واقعہ مجھ سے ڈاکٹر فاروق مصطفیٰ صاحب نے بیان کیا کہ یہ میرے والد صاحب کا چشم دید واقعہ ہے۔

تلامذہ

برنی صاحب نے عمر بھر پڑھایا۔ ان کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ لیکن تعلقات کم ہی شاگردوں سے رہے۔ جو شاگردان سے رہنمائی حاصل کرتے رہے یا جن کی تعلیم وتربیت کی سرپرستی ونگرانی ان کے سپرد رہی ان سے تعلقات قائم رہے۔ چنانچہ شہزادہ نواب اعظم جاہ بہادر ولی عہد کے دونوں شہزادے مکرم جاہ انور مفخم جاہ شاگرد رہے اور یہ ان کی تعلیم وتربیت میں شریک رہے۔ وہ جب ولایت سے آتے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور ملاقات کرتے تھے۔ (برنی نامہ ص ۲۵)

تصنیف وتالیف اور تراجم

برنی صاحب ایک اچھے مصنف ومترجم بھی تھے۔ کتابوں کا نام مختصر تعارف کے ساتھ آگے آئے گا۔ وہ تصنیف وترجمے میں تین باتوں کی خاص طور پر پابندی کرتے تھے۔ جس کی بناء پر ان کی کتابیں بہت مقبول ہوئیں۔

۱...... سلاست زبان۔ ۲...... صفائی بیان۔ ۳...... دلچسپی مضامین۔ (علم المعیشت ص ۶۸ے)

یہ چیزیں واقعی بڑی اہم ہیں۔ لیکن ان کے لئے صحت واستناد کو نہیں قربان کیا جاسکتا۔

شعروسخن شناسی

برنی صاحب کا ایک خاص وصف شعرفہمی اور سخن شناسی بھی ہے۔ اردو شاعری کے انتخابات ان کی وسعت نظر اور سخن شناسی کا ثبوت ہیں۔ وہ خود بھی موذوں طبع تھے۔ اس کا اور منتخبات کا ذکر آگے تصانیف میں آئے گا۔

تصانیف وتراجم

ذیل میں برنی صاحب کی تصانیف اور ترجموں کے نام مع تعارف پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کی تصانیف کے ایک سلسلے کا نام سلسلہ دعوت صدق تھا۔

۱...... اسرار حق: آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور ارشادات صوفیہ کا ایک جامع ومربوط انتخاب ہے۔ جن کے مقابل یورپ کے جدید سائنس اور فلسفہ کی انتہائی تحقیقات کا لب لباب دیا گیا ہے۔ اس سے اسلام کی حقانیت خود بخود ظاہر ونمایاں ہوجاتی ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن محمد مقتدیٰ خان شروانی نے مطبع مسلم یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ علی گڑھ سے ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء میں چار سو صفحات میں شائع کیا تھا۔

۲...... تسہیل الترتیل: اس میں قرأت کی ضرورت واہمیت اس کے اصول وطریق، اس کے نکات واشارات خاص ترتیب سے نہایت سہل اور عام فہم پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ جن سے پڑھنے میں غلطی کا احتمال باقی نہیں رہتا۔ اصول قرأت سے واقف ہونے کے بعد تلاوت میں کچھ اور ہی لطف آتا ہے اور امر حق کا راز کھلتا ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۳۶۱ھ اور تیسرا ۱۳۶۲ھ میں شائع ہوا۔

۳...... تحفۂ محمدی: یہ کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر حصہ میں درود تاج باترجمہ، ایک عربی سلام اور چالیس نعتیں شامل ہیں۔ گویا چار حصوں میں جملہ (۱۶۰) نعتیں درج ہیں۔ یہ نعتیں قدیم وجدید (۶۰) مشہور ومقبول شاعروں کے کلام سے انتخاب کی گئی ہیں۔ چوتھے حصے میں (۲۴) فارسی نعتیں بھی شامل ہیں۔ تاج کمپنی کراچی نے اس کو بذریعہ بلاک طبع کر کے دیدہ زیب شائع کیا ہے۔

۴...... مشکوٰۃ الصلوٰت: صلوٰۃ وسلام، اسلامی معارف اور عربی ادب کا بہترین سرمایہ ہے۔ گویا ’’رفعنالک ذکرک‘‘ کی الہامی تفسیر ہے۔ ان کے مطالعہ سے رسول اللہﷺ کی حقیقی عظمت ومحبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ ان کے ورد سے نسبت محمدی کا فیضان ہوتا ہے اور دین کی نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ غالباً اب تک صلوٰۃ وسلام کا کوئی ایسا مختصر وجامع ذخیرہ شائع نہیں ہوا۔ اس کا تیسرا ایڈیشن تاج کمپنی لاہور کے زیراہتمام شائع ہوا تھا۔ جواب نایاب ہے۔ مصنف کے ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کے دو سو نسخے مدینہ منورہ میں اور تین سو مکہ معظمہ میں تقسیم کئے تھے۔ (صراط الحمید ج۲ ص۱۳۲،۱۰۳)

۵...... معروضہ: یہ برنی صاحب کا شعری مجموعہ ہے۔ وہ الہ آباد یونیورسٹی میں امتحان لینے جاتے تو میر اکبر حسین صاحب الہ آبادی سے ملاقات کے لئے بھی جاتے۔ اپنا یہ مجموعہ کلام ان ہی کے اصرار سے شائع کیا تھا جو ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا۔ (برنی نامہ ص۲۲)

اس میں حمد، نعت، منقبت معرفت کی نظمیں سو سے زیادہ شامل ہیں۔ تاج کمپنی کراچی نے اس کا نفیس ایڈیشن آرٹ پیپر پر بذریعہ بلاک دیدہ زیب طبع کر کے مجلد شائع کیا ہے۔ جو کافی مقبول ہوا ہے۔ پھر ۴۰ مزید نظمیں ضمیمہ اوّل کے طور پر شامل ہیں۔

۶...... قادیانی مذہب: باراوّل ۱۹۵۲ء، باردوم شمس الاسلام پریس حیدرآباد دکن ۱۳۵۳ھ میں صفحات ۲۴۴ پر شائع کی گئی تھی۔ اس میں قادیانیوں کے عقائد واعمال کی تفصیل خود قادیانی کتابوں سے پیش کی گئی ہے۔ یہ کتاب قادیانی تحریک کی قاموس مانی جاتی ہے۔ چنانچہ پانچواں ایڈیشن (حجم بارہ سو صفحات تقطیع کلاں) مدت سے نایاب ہے۔ چھٹا ایڈیشن اضافہ مضامین کے ساتھ شائع ہوا۔ محمد اشرف نے لاہور سے شائع کیا تھا۔ (الحمدللہ! اب یہ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جدید حوالہ جات وعمدہ کتابت کے ساتھ شائع کی ہے)

۷...... قادیانی قول وفعل: حصہ اوّل پہلا ایڈیشن نایاب ہے اور حصہ دوم ۱۹۵۸ء میں شائع کیا گیا تھا۔ (یہ کتاب بھی بحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جدید حوالہ جات وخوبصورت کتابت کے ساتھ اب شائع کر دی ہے)

۸...... صراط الحمید: جلد اوّل عراق، شام، فلسطین وحجاز کے مقدس مقامات کے گونا گوں چشم دید حالات، نہایت دلچسپ ومفید معلومات اور سیر وسفر کی اس میں تفصیلی داستان مذکور ہے۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے مشاہدات، ایمانی احساسات، بارگاہ اقدس کے انوار وبرکات، فیوض وانعامات اور فریضہ حج کے احکام ومسائل طور وطریق اور ادعیہ وصلوٰت کا بیان ہے۔ اس سفرنامہ میں جابجا قرآنی معارف، ایمانی نکات، وہبی واردات، روابط قلبی کے نازک اشارات وغیرہ جن سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ دل کو عقیدت ومحبت کا مزہ ملتا ہے۔ عبارت کی لطافت اور معاصرین کے متعلق نادر معلومات اس پر مستزاد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سفرنامہ برنی صاحب کی دلچسپ آپ بیتی ہے۔ اس کا احساس خود ان کو بھی تھا۔ چنانچہ ج۱ص۳۰۳ پر رقمطراز ہیں۔

بلاکم وکاست آپ بیتی لکھ دی اور آپ بیتی نہ لکھتا تو پھر کیا لکھتا۔ لکھنا لاحاصل تھا۔ کچھ بھی نہ لکھتا۔ یہ توقع نہیں اور ممکن بھی نہیں کہ سب ناظرین ہم خیال ہوں۔ ہم مذاق ہوں، ہم مشرب ہوں، ہم عقیدہ ہوں، تھوڑا بہت فرق رہنا ضرور ہے۔ تاہم خدا کے فضل سے امید ہے کہ اپنی سرگذشت افراط وتفریط سے محفوظ ہے۔ رہی کوئی لغزش تو میں سراپا تقصیر ہوں۔ معصوم نہیں ہوں۔ انابت ومغفرت ہی اپنا سہارا ہے۔ ’’ان اللہ غفور رحیم‘‘

صراط الحمید کا پہلا ایڈیشن ۱۳۴۶ھ میں اور دوسرا ایڈیشن ۱۳۵۰ھ میں مطبع برقی اعظم جاہی حیدرآباد دکن سے شائع کیا گیا تھا۔

از خویشتن ندانم جزایں قدرکہ دانم
ماقطرہ ایم بحرز خار ما محمد

(صراط الحمید ج۲ص۱۰۰۹)

یہ کتاب پہلی بار ۱۳۵۸ھ میں مطبع برقی اعظم جاہی حیدرآباد سے شائع کی گئی تھی۔

۱۰...... برنی نامہ: صراط الحمید جلد اوّل میں چہار درویش کی سرگذشت میں ۱۹۱۷ء سے ۱۹۴۰ء تک حیدرآباد میں ۲۳ سال میں جو حالات پیش آئے تھے ان کا بیان ہے اور برنی نامہ میں اس کے بعد سے ۱۹۵۷ء تک سترہ برس کے قابل ذکر حالات ومعاملات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ برنی صاحب لکھتے ہیں:

’’میری خوش نصیبی یہ کہ حیدرآباد پہنچا، یہاں کے بزرگوں کا کیا کہنا ماشاء اللہ حقائق ومعارف کے چمن کھلے ہوئے ہیں۔ البتہ: ’’ہر گلے را رنگ وبوے دیگر است‘‘

حضرت مولانا ظفر علی خانؒ کے احساسات

لیکن اس دیں کی ہے شرط کہ خوش ہو انگریز
جس کا اقبال جہاں میں علم افراشتہ ہے
سوکھ جائے نہ کہیں میری نبوت کا درخت
یہ وہ پودا ہے کہ سرکار کا ’’خودکاشتہ‘‘ ہے

فضیلت ومنکرات ماہ شعبان وشب برأت!

مولانا غلام رسول دین پوری

ماہ رجب المرجب وماہ رمضان المبارک کے درمیانی مہینہ کا نام ماہ شعبان المعظم ہے۔ شعبان کی جمع شعبانات، شعابین وغیرہ آتی ہے۔جس کا معنی شاخ درشاخ ہونا ہے۔اس ماہ کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا ہے کہ روزہ دار کو اس ماہ میں شاخ درشاخ برابر بڑھتی رہنے والی خیر وخوبی میسر آتی ہے۔تا آنکہ روزہ دار جنت میں داخل ہو جائے۔

فضائل ماہ شعبان المعظم

حدیث نمبر۱: حضورﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ ماہ رجب ورمضان کے درمیان شعبان کے مہینہ سے لوگ غفلت برتتے ہیں۔حالانکہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ مجھے یہ امر زیادہ پسند ہے کہ میرے اعمال بارگاہ الٰہی میں اس طرح پیش ہوں کہ میں روزہ دار ہوں۔

(الترغیب والترہیب ج۲ص ۴۸،شعب الایمان ج۳ص ۳۷۷، ماثبت بالسنۃ ص ۳۲۵)

حدیث نمبر۲: ’’عن انسؓ قال کان رسول اللہﷺ اذا دخل رجب قال اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلّغنا رمضان ‘‘ ﴿حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں کہ ماہ رجب کی آمد پر حضورﷺ فرمایا کرتے تھے۔اے اللہ رجب وشعبان ہمارے لئے مبارک کیجئے اور برکتیں نازل فرمایئے اور رمضان المبارک ہمیں نصیب کیجئے۔﴾ (ماثبت بالسنۃ ص ۳۲۵)

حدیث نمبر۳: ’’عن ام سلمۃؓ قالت ما رأیت رسول اللہﷺ یصوم شھرین متتابعین الا شعبان ورمضان ‘‘ ﴿حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺ کو دوماہ پے درپے روزہ رکھتے ہوئے صرف شعبان ورمضان میں دیکھا ہے۔﴾ (ماثبت بالسنۃ ص ۳۲۶،شعب الایمان ج۳ص ۳۷۷)

ان تینوں احادیث مبارکہ سے ماہ شعبان کی فضیلت واضح ہے۔ان کے علاوہ اور احادیث بھی ہیں۔ طوالت کے خوف سے ذکر نہیں کی گئیں۔تفصیل کے لئے شعب الایمان (امام بیہقیؒ کی) اور ماثبت بالسنۃ (شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی) ملاحظہ ہو۔

تنبیہ: بعض حضرات رمضان المبارک کی آمد سے دوتین دن قبل استقبالی روزہ اور سلامی روزہ رکھتے ہیں۔یہ بدعت اور ناجائز ہے۔البتہ پورا مہینہ روزہ رکھنے کا معمول ہو۔(جیسا کہ آنحضرتﷺ کا معمول مبارک مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہے) تو جائز ہے۔ (دیکھئے ابن ماجہ ج۲ص ۳۱۱)

فضیلت شب برأت

ماہ شعبان المعظم میں ایک شب ایسی بھی آتی ہے جو بڑی فضیلت رکھتی ہے۔ جسے عرف عام میں شب

برأت کہا جاتا ہے۔ ’’شب‘‘ فارسی میں رات کو کہتے ہیں اور ’’براَت‘‘ عربی میں بری ہونے اور نجات پانے کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس رات میں رحمت خداوندی کے طفیل لاتعداد انسان دوزخ سے نجات پا جاتے ہیں۔ اس لئے اس رات کو ’’شب براَت‘‘ کہتے ہیں اور یہ شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے۔

حضرت عطاء بن یسارؒ فرماتے ہیں:

’’ما من ليلة بعد ليلة القدر افضل من ليلة نصف شعبان (لطائف المعارف لا بن رجبؒ ص ١٤٥)‘‘ ﴿لیلۃ القدر کے بعد شعبان کی پندرھویں شب سے زیادہ کوئی رات افضل نہیں۔﴾

اس رات کے کئی نام ہیں۔

١...... ليلة المباركه (برکتوں والی رات)

٢...... ليلة الرحمة (رحمت خداوندی والی رات)

٣...... ليلة الصك (دستاویز والی رات)

٤...... ليلة البرأة (دوزخ سے بری ہونے کی رات)

احادیث مبارکہ میں اس رات کی بڑی فضیلت ذکر کی گئی ہے۔ چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

حدیث نمبر ١: ’’عن عائشةؓ النبی ﷺ قال هل تدرين ما فی هذه الليلة يعنی ليلة النصف شعبان قالت ما فيها يا رسول الله ۰ فقال فيها ان يكتب كل مولود بنی آدم فی هذه السنة وفيها ان يكتب كل هالك من بنی أدم فی هذه السنة وفيها ترفع اعمالهم وفيها تنزل ارزاقهم (مشكوٰة المصابيح ج ١ ص ١١٥)‘‘ ﴿حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے اس رات یعنی شعبان کی پندرھویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس شب میں یہ ہوتا ہے کہ اس سال جتنے بھی پیدا ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے مرنے والے ہوتے ہیں وہ سب (اس رات میں) لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس رات میں سب بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں لوگوں کی مقررہ روزی اترتی ہے۔﴾

گویا حدیث مذکور اللہ تعالیٰ کے فرمان ’’فيها يفرق كل امر حكيم‘‘ ﴿اس شب میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔﴾ کی تفسیر ہے کہ سال بھر کے تمام کاموں کے متعلق قضاوقدر کے حکیمانہ اور اٹل فیصلے اسی عظیم الشان رات میں ’’لوح محفوظ‘‘ سے نقل کر کے ان فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں۔ جو شعبہ ہائے تکوینیات میں کام کرنے والے ہیں۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ یہ کام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے۔ تاہم ممکن ہے کہ اس کام کی ابتداء پندرھویں شعبان کی شب سے ہوتی ہو اور انتہاء لیلۃ القدر میں ہوتی ہو۔ (تفسیر عثمانی ص ٦٥٩)

حدیث نمبر ٢: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب نصف شعبان کی رات آئے تو رات کو جاگو اور نماز پڑھو اور دن میں روزہ رکھو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات کو غروب آفتاب کے وقت سے ہی پہلے آسمان پر تجلی فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ ہے کوئی بندہ جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں

اس کی مغفرت کردوں۔ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں۔ ہے کوئی گرفتار مصیبت کہ میں اسے مصیبت سے عافیت دوں۔ (اس طرح کے مختلف حاجت مندوں کواللہ تعالیٰ پکارتے رہتے ہیں) یہ صدائے عام صبح صادق تک برابر جاری رہتی ہے۔ (ابن ماجہ ج۲ص۱۷۴، الترغیب والترہیب ج۲ص۵۲، ماثبت بالسنۃ ص۳۲۷)

حدیث نمبر۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضورﷺ کو نہ پایا تو میں تلاش کے لئے نکلی۔آپ بقیع (قبرستان مدینہ) میں تھے۔آپﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ آج نصف شعبان کی رات ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کو جہنم سے نجات دے گا جتنے قبیلہ کلب کی بکریوں کے بال ہیں۔ (قبائل عرب میں اس قبیلہ کی بکریاں سب سے زائد تھیں) مگر چند بدنصیب شخصوں کی طرف اس رات میں بھی نظر عنایت نہ ہوگی۔یعنی مشرک، کینہ ور، قطع رحمی کرنے والا، پائجامہ یا تہمند ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا، اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا، شراب نوشی کرنے والا۔

(الترغیب والترہیب ج۲ص۵۱، ابن ماجہ ج۲ص۱۷۵، ماثبت بالسنۃ ص۳۲۹)

اور بعض روایات میں آیا ہے کہ ان لوگوں کی مغفرت بھی نہیں ہوتی۔ظلم سے محصول لینے والا، جادوگر، غیب کی باتیں بتلانے والا (جیسے آج کل فال والے اور ناجائز عملیات والے کرتے ہیں)، عریف یعنی ہاتھوں کی لکیر دیکھ کر بتانے والا، ظالم سپاہی، طبل یا چوسر والا، طنبور والا۔ (ماثبت بالسنۃ ص۳۲۸)

حدیث نمبر۴: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرتﷺ تہجد کے لئے کھڑے ہوئے، نماز شروع کی اور سجدے میں پہنچے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے یہ خطرہ ہوگیا کہ شاید خدانخواستہ آپ کی روح قبض ہوگئی ہے۔یہاں تک کہ میں پریشان ہوکر اٹھی اور پاس جاکر آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی تو آپ نے کچھ حرکت فرمائی۔ جس سے مجھے اطمینان ہوگیا اور میں اپنی جگہ لوٹ آئی۔جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو (تھوڑے سے کلام کے بعد) فرمایا تم جانتی ہو کہ یہ کون سے رات ہے۔میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولﷺ ہی خوب جانتے ہیں۔ آپﷺ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے۔خداوند عالم اس رات خاص طور سے اہل عالم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مغفرت مانگنے والوں کو مغفرت اور رحم کی دعاء کرنے والوں پر رحم فرماتے ہیں۔مگر آپس میں کینہ رکھنے والوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ (الترغیب والترہیب ج۲ص۵۲)

اس شب میں کیا ہوتا ہے

احادیث مبارکہ سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

۱...... اللہ تعالیٰ اپنی خاص توجہ مبذول فرماتے ہیں۔

۲...... لاتعداد انسانوں کی مغفرت ہوتی ہے۔

۳...... سال بھر میں پیدا ہونے والے لکھ دیئے جاتے ہیں۔

۴...... سال بھر میں فوت ہونے والے لکھ دیئے جاتے ہیں۔

۵...... سب بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔
۶...... رزق کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔
۷...... حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔
۸...... چند محروم لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی۔

فہرست محرومین

۱...... اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں شریک کرنے والا۔
۲...... کسی مسلمان بھائی سے کینہ رکھنے والا۔
۳...... عزیزوں اور قریبی رشتے داروں کے حقوق ادا نہ کرنے والا۔
۴...... پائجامہ ٹخنے سے نیچے رکھنے والا۔
۵...... والدین کا نافرمان۔
۶...... شراب پینے والا۔
۷...... ظلماً محصول یا رشوت لینے والا۔
۸...... جادو کرنے والا۔
۹...... غیب کی باتیں بتانے والا۔
۱۰...... ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر بتانے والا۔
۱۱...... طبل یا طنبور بجانے والا۔
۱۲...... چوسر کھیلنے والا۔

منکرات شب برأت

رسم آتش بازی

یہ رسم نہ صرف ایک گناہ ہے۔ بلکہ اس میں دنیوی تباہی ہے اور مال کا بے جا اسراف اور ضیاع ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔’’ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین‘‘ ﴿اور فضول خرچی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتے۔﴾ اور دوسری جگہ فرمایا: ’’فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔‘‘ نیز اس میں قوم کا اقتصادی نقصان ہے۔ اپنی، اپنے بچوں اور پڑوسیوں کی جان خطرے میں ڈالنی ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار نقصانات ہیں۔ جن سے بچنا لازمی ہے۔

مسجدوں، گھروں میں زیادہ چراغ جلانا

یہ رسم بھی نہایت قبیح ہے کہ اس تاریخ میں زیادہ چراغ جلائے جائیں۔ ایک تو اس میں اسراف ہے جو شرعاً

ممنوع ہے۔دوسرا کفار اور ہندوؤں کی مشابہت ہے جو سخت ناجائز اور حرام ہے۔اگر یہ رقم غرباء و مساکین پر خرچ کی جائے تو باعث اجر و ثواب ہے۔(اللہ تعالیٰ توفیق دیں)

رسم حلوا

اپنی طرف سے روایات گھڑ کر اس رات میں حلوا پکانے کا التزام کیا جاتا ہے۔یہ بھی ناجائز اور قابل ترک ہے۔(اللہ تعالیٰ بچنے کی توفیق دیں)

مسور کی دال پکانا

بعض حضرات اس شب میں مسور کی دال پکاتے ہیں۔نامعلوم کس کی ایجاد ہے۔دراصل یہ چیزیں ہندوؤں سے مسلمانوں میں گھسی چلی آرہی ہیں۔جن کا ترک ضروری ہے۔

گھر کا لیپنا، برتنوں کا بدلنا

بعض لوگ اس رات میں گھر لیپتے اور برتن بدلتے ہیں۔یہ بھی ہندوؤں سے مشابہت ہے جو از روئے قرآن و حدیث ممنوع ہے۔

مسجدوں میں شور و غل اور لہو و لعب کرنا بھی سنگین جرم اور باعث خسران ہے۔جس سے بچنا لازمی ہے۔

شب برأت کے مسنون اعمال

۱...... رات کو جاگ کر نوافل پڑھنا، تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہنا، ذکر و تسبیح وغیرہ کرنا۔

۲...... مغفرت اور مقاصد دینیہ و دنیویہ کی دعائیں مانگنا۔

۳...... کبھی کبھی تنہا اس رات کو قبرستان جانا اور مرنے والوں کے لئے دعاء و استغفار کرنا۔

۴...... پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنا۔

اہل سنت والجماعت ہمیشہ سے اس شب کی فضیلت و بزرگی کا اعتقاد رکھتے چلے آئے ہیں۔چنانچہ علامہ ابن الحاج مالکیؒ (متوفی ۷۳۷ھ) شب برأت کے متعلق اسلاف کا نظریہ لکھتے ہیں۔

''وکان السلفؓ یعظمونها ویشمرون لها قبل اتیانها (المدخل ج ۱ ص ۲۹۲)'' ﴿اور (ہمارے) اسلافؓ اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور اس کے آنے سے قبل ہی اس کے لئے تیار رہتے تھے۔﴾

حضرت ملا علی قاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں۔

''ولا نزاع فی ان لیلة النصف من شعبان یقع فیها فرق کما صرح به الحدیث (مرقاة المناتیح شرح مشکوٰة المصابیح ج ۳ ص ۱۹۰)'' ﴿اس میں تو کوئی نزاع نہیں کہ شعبان کی پندرھویں شب میں مذکورہ امور انجام پائے ہیں۔جیسا کہ (حضرت عائشہؓ کی) حدیث سے صراحت ہورہی ہے۔﴾

مولانا عبدالحئیؒ لکھنویؒ (متوفی ۱۳۰۴ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

’’لا کلام فی استحباب احیاء لیلة البرأة بما شاء من العبادات و باداء التطوعات فیها کیف شاء (الاثار المرفوعه ص۷۳،۷۴)‘‘ ﴿شب برأت میں بیدار رہ کر مختلف قسم کی نفلی عبادات میں مشغول رہنے کے مستحب ہونے میں کوئی کلام نہیں۔﴾

شب بیداری کے لئے اجتماع

اس رات میں جاگنا ایک مستحب عمل ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ عمل تنہا کیا جائے۔ اس کے لئے مسجدوں میں ہر گز اجتماع نہ کیا جائے اور نہ ہی اجتماعی عبادت کی جائے۔ حضرات فقہاء کرام نے اسے مکروہ لکھا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفیؒ لکھتے ہیں۔

’’ویکرہ الاجتماع علی احیاء لیلة من هذه اللیالی فی المساجد (البحرالرائق ج۲ ص۵۲)‘‘ ﴿فضیلت کی راتوں میں شب بیداری کے لئے مساجد میں اجتماع مکروہ ہے۔﴾

علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفیؒ لکھتے ہیں۔

’’(ویکرہ الاجتماع علی احیاء لیلة من هذه اللّیالی) المتقدم ذکرها (فی المساجد) وغیرها لا نه لم یفعله النبی ﷺ ولا صحابه (نور الایضاح مع شرح وحاشیه طحطاوی ص۳۲۶)‘‘ ﴿فضیلت والی راتوں میں (جن کا ذکر پیچھے گذر چکا ہے) شب بیداری کا اجتماع کرنا چاہئے مسجدوں میں ہو یا کہیں اور بہرصورت مکروہ ہے۔ کیونکہ اس طرح نہ تو نبی ﷺ نے کیا اور نہ آپ ﷺ کے صحابہؓ نے۔﴾

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ تحریر فرماتے ہیں۔ اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرنا خواہ خلوت میں یا جلوت میں افضل ہے۔ لیکن اجتماع کا اہتمام نہ کیا جاوے۔ (زوال السنۃ عن اعمال السنۃ ص۱۷)

حسب استطاعت جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا افضل ہے۔ البتہ اخیر شب میں جاگنا زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ اس میں نفس کے لئے زیادہ مشقت ہے۔ بہت مرتبہ دیکھا گیا کہ لوگ جذبے کے تحت اوّل شب جاگ کر اخیر شب میں سو جاتے ہیں اور فجر کی نماز باجماعت نصیب نہیں ہوتی۔ اس طرح کرنا غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک اعمال کی توفیق دیں اور بدعات ورسومات سے بچائیں۔ آمین!

ضروری اعلان!

خریداران ماہنامہ لولاک کی خدمت میں گزارش ہے کہ خط وکتابت اور منی آرڈر ارسال کرتے وقت اپنا پتہ...... صحیح...... صاف...... اور مکمل...... تحریر کیا کریں۔ شکریہ!

ناقابل فراموش......حمیت آموز!

مولانا محمد اکرم طوفانی

معزز ناظرین! اگرچہ میرے آقاء جناب محمد رسول اللہﷺ کی نبوت کا آپ کو عطاء کیا جانا اور پھر ارسال پیغامات رسالت کو لوگوں تک پہنچانا، اور اس پر تکالیف اٹھانا، اور اپنے مقاصد تبلیغ سے سرمو بھی پیچھے نہ سرکنا۔ اگرچہ کارنامہ بھی اپنی جگہ پر اتنا عظیم کارنامہ ہے جو آپ پہلے دو قسطوں میں پڑھ چکے ہیں۔ تاہم آج کی مجلس میں آپ کے سامنے حضور اکرمﷺ کی ایک ایسی عظیم خصوصیت کا تذکرہ کروں گا جو واقعتہً ناقابل فراموش ہے اور ہمارے لئے باعث حمیت بھی۔ یعنی سوچنے کی بات صرف اس قدر ہے کہ جس ہستیؐ نے اپنی امت کے لئے امت تک دین پہنچایا۔ اذیتیں برداشت کیں اور اس کے باوجود پھر ہم دین مصطفوی کو نہ اپنائیں اور آپ کے اسوۂ حسنہؐ کو نظر انداز کر کے مغرب اور یورپ کے منحوس چہروں کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور خاص کر اپنے آقاﷺ کے معلوم گستاخ اور مشہور گستاخ لوگوں کے ساتھ اپنے تعلقات استوار کریں تو پھر شاید ہی تاریخ ہم کو معاف کرے۔

خصوصاً قادیانی مرزائی، ان کا ہر فرد جہاں بھی ہے جس سطح پر ہے وہ خود بھی بصورت دیگر اپنے تعلقات استعمال کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے پرچار میں مصروف ہیں اور ہم خاموشی کے ساتھ یہ سب کچھ سن رہے ہیں اور برداشت بھی کر رہے ہیں اور ان ناپاک اور پلید انسانوں سے اپنے تعلقات استوار کئے ہوئے ہیں۔ ہمارا یہ حال ہے کہ ایک قومی اخبار جب ہمارے ایک دوست نے اس کو کہا کہ تم ختم نبوت کی خبریں اپنے اخبار میں کیوں نہیں دیتے تو وہ جواب میں کہنے لگا کہ ہم ایسی اول پول خبریں نہیں دیا کرتے۔ جب مسلم سوسائٹی کی یہ حالت ہو کہ وہ دنیا کے تمام تعلقات کو اپنی من چاہی زندگی کے لئے ختم کر سکتا ہے۔ لیکن اسلام اور داعی اسلام جناب محمد کریمﷺ کی ذات کے لئے قادیانیوں، مرزائیوں سے اجتناب کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔

اب میں ایک واقعہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ میں اور آپ سوچیں کہ حضورﷺ کو امت سے کس قدر شفقت اور پیار ہے اور ہم مسلمان آپ کو اس کا کیا صلہ دے رہے ہیں۔ حدیث کی اکثر کتابوں میں خصوصاً بخاری اور مسلم میں کئی صحابہ کرام خاص کر حضرت انسؓ ابن مالک اور جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضورﷺ نے صحابہؓ کی مقدس مجلس میں فرمایا کہ قیامت کے ہولناک مناظر میں ایک ہولناک منظر اس وقت ہوگا جب لوگوں کو اپنا حساب شروع کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایک شفیع کی ضرورت ہوگی کہ جو اللہ سے درخواست کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حساب وکتاب شروع فرمادیں۔ تو سارے لوگ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے اور کہیں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں۔ یعنی آپ سب کے باپ ہیں۔ سکھوں کے، مسلمانوں کے، عیسائیوں کے، ہندوؤں کے، سب کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو اپنی قدرت کے ہاتھوں سے پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپ میں روح پھونکی اور آپ کے سامنے تمام فرشتوں کو سربسجود ہونے کا حکم دیا۔

آپ خدا کے حضور ہماری سفارش کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا حساب شروع کردیں تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میں تمہاری سفارش کے لئے خدا کے سامنے جانے سے معذور ہوں۔ مجھ سے ایک غلطی ہوگئی تھی اور آج خدا تعالیٰ کس قدر غصہ اور غضب کی حالت میں ہیں۔ میں اس قدر رتبہ نہیں رکھتا کہ میں تمہاری سفارش کرسکوں کہ آج نفسی نفسی کا عالم ہے۔

پھر لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے واپس ہوکر حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت مقدسہ میں جائیں گے اور عرض کریں گے کہ اے نوح علیہ السلام آپ روئے زمین کے پہلے رسول اور پیغمبر ہیں۔ خدا نے آپ کو عبداً شکوراً شکرگزار بندہ کا خطاب دیا۔ آج خدا کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔ حضورﷺ نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام بھی انکار کردیں گے اور کہیں گے کہ ہمارا یہ رتبہ نہیں ہے۔ آج خدا کا وہ غصہ ہے جو نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ مجھے ایک مقبول دعاء دی گئی تھی۔ وہ میں اپنی قوم کی ہلاکت کے لئے دنیا میں استعمال کرچکا ہوں۔ نفسی نفسی، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ مخلوق ساری ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائے گی اور اپنی سابقہ درخواست پیش کرے گی کہ آپ تمام انسانوں میں خدا کے دوست ہوئے ہیں۔ آپ خلیل اللہ ہیں، آپ ہماری سفارش کیجئے۔

غرضیکہ ابراہیم علیہ السلام بھی سابقہ انبیاء کی طرح انکار فرمادیں گے اور لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں روانہ ہونے کا فرمائیں گے۔ لوگ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اے موسیٰ آپ خدا کے عظیم پیغمبر ہیں۔ آپ اللہ سے سفارش کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حساب شروع کردیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی سابقہ انبیاء کی طرح ایک عذر پیش کردیں گے کہ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا۔ جس کو قتل کرنے کا حکم نہ تھا۔

نفسی نفسی تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ دوڑتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اے عیسیٰ علیہ السلام آپ کلمتہ اللہ ہیں، روح اللہ ہیں، آپ نے گہوارہ میں کلام کیا، آپ ہماری سفارش کریں۔ وہ بھی وہی جواب دیں گے جو سابقہ انبیاء نے دیا کہ آج خدا غصے میں ہیں۔

نفسی نفسی تم حضرت محمد مصطفیٰﷺ کے پاس جاؤ۔ تمام مخلوق حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوجائے گی۔

لیکن بندہ نے ایک تقریر جو ہمارے بزرگ راہنما حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سنی تھی۔ انہوں نے اس مقام پر ایک عجیب نقطہ بیان فرمایا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام انکار کردیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ غصے میں ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں جانے سے قاصر ہوں اور وہ عذر پیش کریں گے کہ عیسائیوں نے مجھے خدا کا بیٹا بنالیا تھا۔ لہٰذا میں اس کا کیا جواب دوں۔

لہٰذا تم اب حضرت محمدﷺ کی خدمت میں جاؤ اور جب لوگ حضورﷺ کی طرف روانہ ہوں گے تو تمام لوگ اکٹھے ہوکر ایک بات پر سوچیں گے کہ دیکھو حضورﷺ کے پاس جانے سے پہلے مشورہ کرلو۔ کیونکہ پہلے تمام انبیاء انکار کرچکے ہیں اور اب جس ہستی کے پاس جارہے ہیں وہ ہستی جناب محمد رسول اللہﷺ خاتم النبیین ہیں۔ یعنی اب ان کے بعد کوئی اور نبی باقی نہیں ہے کہ جس کے پاس جایا جائے گا۔ کیونکہ حضورﷺ تو آخری نبی ہیں۔ اگر وہ بھی انکار کردیں۔ جیسا کہ پہلے نبیوں نے انکار کیا تو پھر ہم کیا کریں گے۔ لہٰذا مشورہ ہوجائے کہ حضورﷺ کے پاس جائیں تو آپ کی خدمت میں ایسے کلمات سے استدعا کی جائے کہ آپ پہلے نبیوں کی طرح انکار نہ کرسکیں۔

لہٰذا اس پر مشورہ کر لیں۔ اب سوال ہوگا کہ مشورہ کس سے کریں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یا کسی دیگر نبی سے تو لوگ آپس میں جب تکلم اور گفتگو کریں گے تو طے یہ ہوگا کہ مشورہ عیسیٰ علیہ السلام سے کریں۔ ان سے پوچھیں کہ ہم اب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا رہے ہیں اور گذارش کرنی ہے کہ حضور ﷺ ہماری سفارش کریں تو ہم حضور ﷺ کو کیا کہیں۔ کیسے مخاطب کریں کہ حضور ﷺ ہماری سفارش کر دیں اور انکار نہ کرسکیں۔ اب رہا یہ سوال کہ تمام انبیاء میں سے مشورہ عیسیٰ علیہ السلام سے کیوں کریں۔ یہ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اس وقت بھی اب چوتھے آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت یعنی قیامت کے قریب آسمانوں سے اتریں گے اور حضور ﷺ کے دین متین کی اشاعت کریں گے اور ۴۰ سال حکومت اسلامی طرز پر کریں گے اور حضور ﷺ کی سیرت طیبہ سے کما حقہ واقف ہو چکے ہوں گے۔ لہٰذا وہ صحیح مشورہ دیں گے کہ ہم حضور ﷺ کو کیسے مخاطب کریں کہ وہ انکار نہ فرمائیں تو عیسیٰ علیہ السلام تمام لوگوں کو مشورہ دیں گے کہ آپ جاؤ اور جا کر ان الفاظ سے حضور ﷺ کو مخاطب کرو کہ یا خاتم النبیین۔ یعنی نبیوں کی نبوت کے سب سے بعد آنے والے یعنی حضور ﷺ کو یہ تاثر دو کہ چونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

لہٰذا آپ ہماری شفاعت کریں تو مولانا محمد علی جالندھریؒ فرمایا کرتے تھے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت قیامت کے دن نظر آئے گی اور ان لوگوں میں خود مرزا گاما بھی ہوگا جو تمام لوگوں میں شامل ہو کر وہاں یہ اقرار کریں گے کہ یا خاتم النبیین کہ اے نبیوں کو ختم کرنے والے آپ اللہ سے سفارش کریں۔

ردقادیانیت کورس رحیم یار خان نورے والی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے زیر اہتمام نورے والی میں چھ روزہ ردقادیانیت کورس کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے لئے اوّلاً تمام مکاتب فکر کا اجلاس طلب کیا گیا۔ اجلاس کے تمام شرکاء نے کورس کی اہمیت کے پیش نظر اس کورس کو جلد از جلد کروانے کی ترغیب دی۔ محترم مولانا محبوب الرحمٰن، مولانا عبید اللہ، جناب محمد اصغر کاہلوں، راشد علی، محمود الحسن کی شبانہ روز محنتوں کی وجہ س کورس میں پانچ سو سے زائد مرد حضرات اور خواتین نے شرکت کی۔ خواتین کے لئے پردہ میں علیحدہ انتظام تھا۔ ڈھائی صد سے زائد خواتین کورس میں شریک رہیں۔ شرکائے کورس کو کاغذ قلم جماعت کی طرف سے مہیا کیا گیا۔

چھ روز مقامی مبلغ ختم نبوت مفتی محمد راشد مدنی لیکچر دیتے رہے۔ جس میں حقانیت اسلام، عقیدہ ختم نبوت، ردقادیانیت، عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام، عقیدہ آمد حضرت مہدی علیہ الرضوان، قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق، جیسے اہم مضامین پر لیکچر دیئے گئے۔ مغرب تا عشاء ہونے والے اس کورس میں تمام حاضرین جم کر بیٹھے رہے۔ الحمدللہ! اس کورس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ کئی قادیانی نواز قادیانیت نوازی سے تائب ہو چکے ہیں اور علاقہ بھر میں قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ شروع ہو چکا ہے۔

تقویٰ ...... امیر تبلیغ حضرت مولانا محمد یوسفؒ کی تقریر

بتاریخ:۲۲ر مارچ ۱۹۶۵ء......مرتبہ الحاج محمد اقبال الثقلین مدینہ مسجد سانڈرہ شمس الدین لاہور

میرے محترم دوستو اور بھائیو! ہر انسان میں اللہ رب العزت نے خواہشات رکھی ہیں۔ یعنی بیوی کی خواہش، اولاد کی خواہش، مکان کی خواہش، کوٹھی کی خواہش، کھانے کی خواہش، پینے کی خواہش، عزت کی خواہش اور اپنی بڑائی کی خواہش اور ان خواہشات کو پورا کرنے کے لئے خدا نے نفس رکھا ہے اور ہر انسان میں خواہشات کی قربانی بھی رکھی ہے اور ہر انسان کو قربانی کرنی ہے اور قربانی کے دو رخ ہیں۔

ایک وہ جو نفس اختیار کراتا ہے اور دوسرا وہ جو نفس کو نفس سے قربان کراتا ہے۔ مثلاً دوکان کی خواہش، اس خواہش کو بیوی پر قربان کرتا ہے۔ بیوی کی خواہش کو مال کی خواہش پر قربان کرتا ہے۔ کیونکہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ اگر بارش کی طرح مال برسے تو میں بیگم کو سال بھر بیٹھا دیکھتا رہوں۔ اس لئے دولت کے لئے عورت کی خواہش کو قربان کرتا ہے۔ بچوں کی خواہش قربان کرتا ہے۔ بیوی کے لئے بیوی کو کہتا ہے میں نے زمین خریدنی ہے۔ اس وقت فرصت نہیں۔ مکان کی خواہش کو قربان کرتا ہے۔ بیوی اور بچوں کی خواہش کے لئے خاندان میں رہنے کی خواہش ہے۔ لیکن امریکہ جارہا ہے۔ یہ بھی قربانی ہے۔ سالن روٹی کی خواہش پراٹھے کی خواہش پر قربان کرتا ہے اور پراٹھے کی خواہش کو حلوہ کی خواہش پر قربان کرتا ہے۔ اگر مٹی کے برتنوں میں کھاتا ہے تو خواہش ہے کہ چینی کے برتنوں میں کھائے اور اگر چینی کے برتنوں میں کھاتا ہے تو خواہش ہے کہ سونے چاندی کے برتنوں میں کھائے۔ غرضیکہ یہ خواہش کہیں رکتی نہیں۔

خواہشات کا انجام

جس لائن پر بھی قدم اٹھاؤ نفس ایک قدم آگے دکھائے گا۔ ایک کارخانہ ہے تو دوسرے کی فکر ہے۔ موٹر پرانی ہوگئی نئی موٹر کی خواہش دکھائے گا۔ جب خواہشات تیز ہوگئیں تو ایک گھنٹے کی کمائی بھی چھوڑنے کی طاقت نہیں۔ پھر مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چیخ و پکار ہوگی۔ بیماریاں ہوں گی۔ مقدمے ہوں گے۔ غرضیکہ پوری زندگی بے چینی میں گذرے گی۔ یہ ہے خواہشات کا انجام، خواہشات کی قربانی پر نفس کھڑا کرتا ہے خواہ وہ صدر ہو یا وزیر، امیر ہو یا فقیر۔ ’’والعصر ۰ ان الانسان لفی خسر‘‘

خدا نے قسم کھا کر کہہ دیا کہ سارے غریب سارے موٹروں والے یہ سب خسارہ میں ہیں۔ خسارہ میں کون ہیں۔ جب بڑے کاروبار میں خسارہ ہورہا ہے جب انتظام قابو سے نکل جائے تو اس وقت پتہ چلتا ہے جب دیوالیہ نکل جاتا ہے تو پھر نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔

جو اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے نفس کے کہنے پر چلیں گے۔ مثلاً کوٹھی بنانی ہے، بیگم ہو، بچے ہوں، موٹر ہو، دولت ہو۔ غرضیکہ سب کچھ ہو لیکن یہ سب قبر میں جانے سے پہلے ہیں۔ یہیں چھوڑ کر جائے گا۔ یہ نتیجہ نکلا نفس

پر چلنے کا ایک قربانی وہ ہے جو بندہ اپنی خواہش کو خدا کے لئے قربان کرتا ہے اور اللہ کے حکموں پر چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ وہ انسان خسارہ میں نہیں ہیں جو اپنے عملوں کو صالح کرے اور جو اپنے یقینوں کو ٹھیک کرے۔ جب کمائی کرو تو کمائی کا طریقہ قربان کرو۔ یعنی سود کھانا چھوڑ کر، حرام کا کمانا چھوڑ کر، مکان ایسا بناؤ جیسا بتایا گیا ہے۔ خواہشات کو ختم نہیں کیا گیا۔ بلکہ خواہشات کو دبانے کے لئے کہا گیا ہے۔ حالت جو مکان کی ہے اس کو باقی رکھا اور جتنی خواہش ہے اس کو قربان کیا۔ یعنی بڑے بنگلے کی خواہش کو معمولی مکان پر قربان کردیا۔ چاہے برتن خریدیئے، چاہے کھیتی کیجئے۔ خواہش کی قربانی کا مطالبہ ہے۔ مکان خواہش والا نہ بنانا چاہئے۔ اگر ہم لوگوں نے مکان کی خواہش کو قربان کیا تو ہمیں آخرت میں موتیوں کے مکان دیئے جائیں گے۔ جو ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ اگر ہم نے اپنی خواہش پر مکان بنائے تو ہمیں آگ کے مکان دیئے جائیں گے۔ جہاں انسان ہمیشہ ہمیشہ جلتا رہے گا۔

تقویٰ کی تعریف

خواہش کا کام کبھی ختم نہ ہوگا اور حاجت کا کام پورا ہو جائے گا۔ بھوکے کی روٹی کا انتظام کرنا ہمارے پھل اور پلاؤ کھانے سے مقدم ہے۔ تقویٰ نام ہے حاجتوں کے حدود پر آجانے کا اور یہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیاب بنائے گا۔

تقویٰ کی یہ لائنیں ہیں۔

۱...... یقین اور ایمان کی لائن۔

۲...... مالیات کا خرچ تقویٰ کی لائن پر۔

۳...... مجاہدہ۔

ان تینوں لائنوں کا ٹھیک ہو جانا تقویٰ ہے۔

پہلی لائن...... یقین اور ایمان والی لائن

چاند، سورج، زمین وغیرہ یعنی تمام چیزوں سے یقین ہٹ کر خدا پر یقین آجائے۔ سارے مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ سے ہی ہوتا۔ لیکن یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا شکل اختیار کریں جو یہ کام ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اللہ کو نہیں سمجھتے۔ بلکہ شکلوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ اللہ کی ذات شکل وصورت سے پاک ہے۔ اللہ بغیر شکل کے کریں گے۔ اللہ سے ہوتا ہے۔ غیر سے نہیں ہوتا۔ جو شکل سے پاک ہے۔ اس پر یقین آجائے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ سے ہوتا ہے۔ دوسرا یقین یہ ہے یعنی زمانے کے اعتبار سے یقین بدل جائے۔ پتہ نہیں میں شام تک زندہ رہوں گا یا نہیں۔ پتہ نہیں کھیتی ہری ہوگی یا نہیں۔

اس پر یقین آجائے کہ آخرت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ آج کا زمانہ ایسا ہے، ایسا ہے اور اگر یہی کہتے رہے تو رونا پڑے گا۔ آخرت پر یقین آجائے، فرشتوں اور اللہ کی کتابوں پر یقین کیا جائے تو یہ ہے یقین کا بدلنا۔

ہماری حفاظت ہمارے نظام سے نہیں ہوتی۔ خدا کے نظام سے ہوتی ہے۔ ہر دانے پر لکھا ہوتا ہے کہ فلاں فلاں کھائے گا اور یہ دانے وہیں پہنچ کر رہتے ہیں۔

انسان کا نظام ایسا ہے جیسے سورج تالاب میں نظر آتا ہے۔ حضرت علیؓ کو معلوم ہوگیا کہ آج کی رات میری آخری رات ہے۔ رات بھر جاگتے رہے۔ گھر والوں نے پوچھا اور معلوم ہوگیا کہ آج شہید ہوں گے۔ تمام ہتھیار رکھ لئے۔ کچھ لوگ آئے کہ ہم حفاظت کو آئے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ زمین والوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ کے نظام سے ہوتا ہے۔ سو ہمارا یقین ہو جائے کہ خدا سے ہوتا ہے۔ کسی اور سے کچھ نہیں ہوتا۔

یقین

علم کے اعتبار سے یقین بدلنا یہ ہے کہ اللہ کے علم میں ہے۔ اگر انسان کے علم میں تقویٰ ہوتا تو سب انسان چار چار مہینے کے لئے نکل جاتے۔ وہ بھی ہوسکتا ہے جو انسان جانتا ہے اور وہ بھی ہوسکتا ہے جو انسان نہیں جانتا۔ دوا سے انسان مر بھی سکتا ہے اور بچ بھی سکتا ہے۔ ہم حفاظت کے لئے آئے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا زمین والوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ کے نظام سے سب کچھ ہوتا ہے۔ سو ہمارا یقین یہ ہو جائے کہ سب کچھ اللہ سے ہوتا ہے۔

علم کے اعتبار سے یقین بدلنا

میں کہہ رہا تھا کہ اگر انسان کے علم میں تقویٰ ہوتا تو سب انسان چار چار مہینوں کے لئے اللہ کے راستے میں نکل جاتے۔ وہ بھی ہوسکتا ہے جو انسان جانتا ہے اور وہ بھی ہوسکتا ہے جو انسان نہیں جانتا۔ دوا سے مر بھی سکتا ہے اور بچ بھی سکتا ہے۔ اللہ کا علم ہی جانتا ہے۔ ہم نہیں جانتے۔ پہلے یہ یقین کیا جائے کہ ہم نہیں جانتے۔

جبل کے معنی ہیں پہاڑ۔ ہم نہیں جانتے پہاڑ سے نفع پہنچے گا یا نہیں۔ صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

دریا سے کیا ہوگا۔ ہمیں نہیں معلوم اللہ ہی جانتے ہیں۔ ہمارے کھیتوں کا کیا ہوگا۔

سونا ہم نہیں جانتے اس سے کیا ہوگا۔ صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ آیا اللہ اس سے کوٹھی بنوا دیں گے یا جیل میں جانا ہوگا۔

روس، امریکہ اور برطانیہ انسانوں کی زندگیوں کو بنانا نہیں جانتے یہ سب خدا جانتا ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ میں جانتا ہوں جہالت ہے۔ بتانے والا اس وقت بتائے گا۔ جن انسان کچھ نہیں کر سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتا دیا کہ آگ کو ٹھنڈا کر سکتا ہوں اور چھری کو کھنڈا کر سکتا ہوں۔ لہٰذا اللہ کے علم پر زندگی ہمیں اٹھانی چاہئے۔ اس سے ایمان پر بلندی ہوئی اور اس میں کچھ شبہ نہیں۔ پھر شخصیت کے اعتبار سے یقین بدل جائے۔ شخصیت ملک اور مال پر نہیں بنتی۔ شخصیت والے انبیاء علیہم السلام ہیں۔ خواہ وہ جھونپڑی میں رہتے ہوں یا سواری پر پھرتے ہوں۔ نبوت کا یقین ہمارے دل میں پیدا ہو جائے۔

قارون حیثیت والا تھا۔ شداد حیثیت والا تھا۔ لیکن وہ عزت والے نہ تھے۔ کوٹھی والا حیثیت والا نہیں ہے۔ اس میں چوہا بھی رہتا ہے۔ وہ حیثیت والا نہیں ہے۔ جب چیونٹیوں کی موت کا وقت آتا ہے تو پھر ان کے پر

نکلتے ہیں۔امریکہ نے راکٹ میں پہلے کتا بھیجا تھا۔ ہمارے لئے سب سے پہلے محمد ﷺ نبیوں کے آگے چلنے والے آئے جوان کے پیچھے نہیں چلے گا۔ وہ کتے کے پیچھے چلے گا۔

حضرت عمرؓ ہیں ایک طرف ان کا ایک رتبہ ہے۔ دو محاذ پر جنگ کر رہے ہیں۔ ۴۸ پیوند کا کرتہ پہنے ہوئے ہیں۔ تیل کھاتے کھاتے رنگ کالا ہو گیا اور اونٹ پر سواری کرتے ہیں۔ ان کے بعد یزید بھی بادشاہ بنتا ہے۔ لیکن حضرت عمرؓ کے وقت میں ہر کام تقویٰ پر چلتا تھا۔ ادھر کیا ہے۔ اعلیٰ اعلیٰ کوٹھیاں ہیں۔ سامان اعلیٰ ہے۔ فوج پہرے پر کھڑی ہے اور حضرت عمرؓ نے بورئیے کا کرتہ پہنا ہوا ہے اور آج تک مسلمان حضرت عمرؓ کو دعائیں دیتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی برا کہے تو اس سے جنگ کرتے ہیں اور اگر یزید کی کوئی تعریف کرے تو ہمیں آگ لگ جائے۔ یزید نے حضور ﷺ کے نواسے کو شہید کیا۔ ملک اور مال سے شخصیت نہیں ہوتی۔ جو نبیوں کے رنگ میں آ جائے گا وہ شخصیت والا ہے۔ کیونکہ وہ نبیوں کے رنگ میں رنگا گیا۔

ایک فقیر نبی کے رنگ میں رنگا جائے تو وہ شخصیت والا ہے۔ ایک قصہ یاد آیا۔ ایک بادشاہ جا رہا تھا۔ ایک آدمی نے دیکھا اور سلام نہ کیا۔ بادشاہ نے پوچھا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ اس نے کہا پہچان لیا تو ایک منی کے قطرہ سے بنا ہوا گندگی کو پیٹ میں لئے پھر رہا ہے۔ بادشاہ نے کہا صرف تو نے ہی مجھے پہچانا ہے۔

دوسری لائن ...... مالیات کا خرچ (اللہ کے حکم کے مطابق پیسہ خرچ کرنا)

یہود اور نصاریٰ کی شکل بنانے پر نہ خرچ ہو۔ حاجتوں کی حدود پر اپنے اوپر خرچ کیا جائے اور حاجت والا اپنا مال غریبوں پر خرچ کرے اور حاجت مندوں کی حاجت پورا کرنے پر لگائے تاکہ ان کی زندگی بنے۔

مالیات کا خرچ قرآن اور حدیث کے مطابق ہو۔ جتنا پڑوسیوں پر لگانے کو کہا جائے ان پر لگایا جائے۔ ان لائنوں کو جو ٹھیک کر لیتا ہے وہ متقی ہے۔ خداوند کریم تین دروازے متقی کے لئے کھول دیتے ہیں۔

۱...... متقی کو کمانے کے بغیر بھی مال ملتا ہے۔ خدا لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے وہ اسے مال دے دیتے ہیں۔

ہمارے حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے پاس ایک افسر تحقیق کے لئے آیا کہ ان کا خرچ کیسے چلتا ہے۔ اس نے آتے ہی دس روپے نذرانہ پیش کیا اور پھر سوال کیا کہ حضرت! آپ کا خرچ کیسے چلتا ہے تو انہوں نے کہا کہ اسی طرح چلتا ہے۔ وہ اطمینان سے چلا گیا۔

جب انسان تقویٰ والا بنتا ہے تو اللہ ان ذرائع سے اس کو دیتا ہے۔ جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ مال کے بغیر اللہ چیزیں دیتا ہے۔ کہیں سے سیب آ رہے ہیں۔ کہیں سے رس گلے آ رہے ہیں۔ خدا جنت سے پھل بھیجتا ہے۔ جنہیں انسان کا ہاتھ بھی نہیں لگتا۔ جب تقویٰ بگڑتا ہے تو تین آفتوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ جن ذرائع سے مال آیا تھا وہی مال نکالا جاتا ہے۔ تقویٰ ٹوٹنے پر کہیں بھتیجا، کہیں بیٹا، کہیں بیوی مال کھینچ کر لے گئے۔ کہیں چوہا ۱۰۰ کا نوٹ کھینچ کر لے گیا۔

۲...... رشتہ دار مکان دبا لیتے ہیں۔

۳...... چیزوں کے بغیر دماغ ہوگیا۔ بیماری آ گئی، مصیبتیں آ گئیں۔ پھر مرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ اگر تقویٰ ملک پر ہوگا تو تقویٰ امت پر ہوگا۔ تقویٰ کا دروازہ ہدایت سے کھلتا ہے۔ پھر اللہ دیتا ہے۔ جب تک مجموعہ تقویٰ والا نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے حالات نہیں بدلیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت لینے کے لئے ایک مجاہدہ ہے۔

تیسری لائن...... مجاہدہ

اپنی نفس والی ترتیب کو قربان کرنا یہ ہے مجاہدہ۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت لینے کے لئے اپنی زندگی کو قربان کیجئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دو قربانیاں دیں۔ ایک بڑی اور ایک چھوٹی۔ بڑی قربانی بیوی اور بچے کو اونٹ پر بٹھا کر صحرا میں لے گئے۔ پہاڑوں کے بیچ تپتی ریت پر چھوڑ کر چلے گئے۔ بیوی نے پوچھا کہ کس کے بھروسہ پر چھوڑ کر جا رہے ہو۔ جواب دیا، اللہ کے بھروسہ پر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ بیوی نے جواب دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کریں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر کے سب مسئلے قربان کر دیئے۔ خدا کو خوش کرنے کے لئے۔

بچے کی تربیت کا مسئلہ

بچے کی پرورش کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۱۰۰ فیصد مسئلے قربان کر دیئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی ایک پوری کتاب ہے۔ ایک بار بیوی بچے کو مکہ میں دیکھنے کے لئے آئے۔ اونٹ سے نہیں اترے اور بیوی سے کہا کہ خدا تعالیٰ کی اجازت نہیں ہے۔ بیوی کہنے لگی اونٹ پر بیٹھے بیٹھے ہاتھ لگا دوں، پانی پلا دوں، تو کہا کہ ہاں پانی پلا دو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء کی اور کہا کہ اے اللہ! میری قربانی سے آپ کی عبادت قائم ہو۔ آپ میرے لئے دو دروازے کھول دیجئے۔

۱...... میرے اہل وعیال کی محبتوں کو لوگوں کے دلوں کے اندر اتار دیجئے۔

۲...... جو کچھ اس بچے سے چھڑوایا ہے آپ بغیر کئے اپنی قدرت سے ان کو ملک، مال، رزق اور عزت کی نعمتیں دیجئے۔

اعلیٰ قربانی یہ ہے کہ اپنے گھر کی راحتیں قربان کر کے دوسروں کی بہبودی کے لئے کام کرنا۔ مطلب یہ کہ اعلیٰ امت بنے اور اعلیٰ قربانی پر آئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بچوں کو قربان کیا جو نبی بھی آیا۔ خدا نے فرمایا۔ دوسروں کی زندگی کو متقی بنانے کے لئے اپنی زندگی کے مسئلوں کو قربان کرو۔

آخر میں ہمارے حضرت محمد مصطفی ﷺ آئے۔ ان کو بھی کہا کہ ابراہیمی قربانی پیش کرو۔ آپ ﷺ نے چھوٹی اور بڑی قربانی کر کے پوری امت کو قربانی پر اٹھایا۔ اس کو کہتے ہیں مجاہدہ۔ سب سے پہلی تلوار جو اسلام میں چلی اللہ کے لئے رشتہ دار کی گردن کاٹ دی۔ بیٹے نے باپ کو قتل کیا۔ ابوہویدہؓ نے اپنے باپ کو قتل کیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے خاندان والوں کے گلے کاٹے۔

عبادت پر محنت کرنے سے خدا ہدایت دیتا ہے اور پھر کہیں جا کر انسان تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ حضرت

محمد ﷺ نے یوں فرمایا کہ یہ امت قربانی سے وجود میں آئی اور اب وہ آدمی تقویٰ والے ہوں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کی طرح قربانی دیں گے۔

نماز کی حقیقت زندہ کرنے سے، عبادت پر محنت کرنے سے اور ان کے لئے اپنے مسئلے قربان کرنے سے ہدایت آئے گی۔ اپنی کمائی کی قربانی، اپنی راحت کی قربانی۔ جب یہ قربانی آئے گی تو قوم میں تقویٰ آئے گا۔ اپنی خواہشات کی ۱۰۰ فیصدی قربانی دینا یہ ہے کہ اللہ کے راستے میں جماعتیں بنا بنا کر پھرنا۔ جتنی ہماری مشابہت حضور ﷺ سے ہوگی اتنی ہی ہدایت آئے گی۔ اپنی جان ہو، اپنا مال ہو۔ پھر آنسو ہمارے پانی بنیں گے۔ ہمارا چلنا اور پھرنا ہماری زمین بنے گی۔ پھر قوم پر تقویٰ آئے گا اور یہ قوم قیامت تک چمکے گی۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیوی اور بچے کو پہاڑوں میں خدا کے بھروسہ پر چھوڑ کر چلے گئے۔ جہاں نہ پانی تھا اور نہ کھیتی۔ تو کیا ہم اپنے گھروں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ہاں اگر خدا پر بھروسہ ہے تو چھوڑ سکتے ہیں۔ ترتیب یہ ہے:

۱...... چار مہینے ساری عمر میں۔ ۲...... ایک ماہ سال میں۔ ۳...... تین دن مہینے میں۔

اور دو گشت ہفتہ میں ایک اپنی مسجد میں اور ایک دوسرے محلہ میں۔

قادیانی میاں بیوی کا قبول اسلام

غلام حیدر ولد سنھیوں جونیجو مٹھی ماریہ زوجہ غلام حیدر جونیجو قادیانی ۲۸ر صفر المظفر ۱۴۲۹ھ بروز جمعۃ المبارک مدرسہ نور الہدیٰ مٹھی میں آکر مولوی خان محمد صابری مبلغ ختم نبوت کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ جب کہ ان کے ساتھ ان کا والد اور رشتہ دار بھی ساتھ تھے۔ کلمہ پڑھنے کے بعد انہوں نے بتایا کہ انہیں کچھ عرصہ پہلے مٹھی کے قادیانیوں نے بے راہ روی پر مجبور کیا اور لڑکی سے رابطہ ہوگیا۔ بالآخر قادیانیوں نے ورغلا کر قادیانی بنایا اور ان کا اس لڑکی سے شادی کا پروگرام بھی قادیانیوں نے اپنے مشن ہاؤس میں رچایا۔ اس معاملہ کی خبر جب مسلمان رشتہ داروں کو پڑی تو انہوں نے ان سے مکمل بائیکاٹ کر دیا اور سمجھانے کے لئے علماء کرام اور احباب رابطہ کرتے رہے۔ بالآخر مولانا خان محمد صابری مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے قادیانیت کے کفر کو کھلے عام سمجھا۔ اس سے پہلے دل کو بے قراری ہوئی تھی۔ کیونکہ قادیانیت میں بے راہ روی عریانی دیکھ کر دل کو اطمینان نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ بیوی کو بھی سمجھایا اور وہ خود راضی ہوگئی۔ جس کی وجہ سے وہ قادیانیت پر لعنت بھیج کر حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کو بلا شرط تسلیم کرتے ہیں اور پوری زندگی سچے اسلام پر گذارنا چاہتے ہیں۔

اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مٹھی کے امیر مولانا محمد موسیٰ درس اور مولانا محمد انور سومرو، قاری محمد قاسم ٹھری اور کرم علی جونیجو ماسٹر پپا پوراہموں موجود تھے۔ آخر میں نومسلم جوڑے کے لئے دین اسلام پر استقامت کی دعاء کی گئی۔

کاروان ختم نبوت رواں دواں!

آخری قسط

رپورٹ: مولانا محمد علی صدیقی

۹۴...... ۶رجون بعد نماز عشاء، عبداللہ مؤمن مسجد جیمس آباد سندھ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا محمد عبداللہ میر پور خاص نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

۹۵...... ۷رجون جامع مسجد عمر فاروق ڈگری سندھ میں ختم نبوت کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا غلام مصطفیٰ نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں قادیانیوں کی نام نہاد صد سالہ جشن خلافت میں کھویا کیا اور پایا کیا کے عنوان پر خطابات ہوئے۔

۹۶...... ۸رجون کو جامع مدینہ مسجد گلارچی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حکیم مولوی محمد عاشق نے کی۔ کانفرنس سے مولانا عبداللہ سندھی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد یونس، مولانا محمد یعقوب معاویہ، مولانا قاری محمد کامران کے خطابات ہوئے۔

۹۷...... ۹رجون جامع مسجد ماتلی میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کے انتظامات مولانا محمد ابراہیم صدیقی، اعجاز احمد سکھانوی نے کئے۔ کانفرنس سے مولانا عبداللہ سندھی کھوسکی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا شفیق الرحمان، قاری محمد قاسم، مولانا محمد یعقوب معاویہ، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا گل حسن کے بیانات ہوئے۔

۹۸...... ۱۰رجون جامع مسجد کڈھن میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا اللہ بخش، مولانا نذر محمد نے خطاب کیا۔ کانفرنس کا انتظام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام نے مشترکہ طور پر کیا۔ کانفرنس کی نگرانی سندھ کے مرد قلندر مولانا عبدالستار چاوڑہ نے کی۔

احتجاجی مظاہرہ

۱۱رجون ظہر سے عصر تک گلارچی میں قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف بدین احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ جس میں مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا محمد عیسیٰ، مولانا عبدالستار چاوڑہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ولولہ انگیز خطابات ہوئے۔

۹۹...... ۱۵رجون جامع مسجد الصادق بہاولپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، جمعیت علماء اسلام سندھ کے جنرل سیکرٹری علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا سید محمد مظہر الاسعدی، مولانا محمد اسحاق ساقی کے علاوہ دیگر کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔

۱۰۰...... ۲۸؍جون مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں گوجرانوالہ میں حافظ محمد ثاقت کی نگرانی میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں جمعیت اہل حدیث کے مولانا محمد حنیف یزدانی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عطاء اللہ سرگودھا، قاری گلزار احمد، مولانا محمد عارف شامی، مولانا فقیراللہ اختر نے خطاب کیا۔

علاوہ ازیں ملک بھر میں چھوٹے چھوٹے بیسیوں اجتماعات منعقد ہوئے۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے قادیانیوں کی نام نہاد خلافت کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا تقابل پیش کیا۔ نیز قادیانیوں کی ملک وملت کے سرگرمیوں کا نوٹس لیا۔ جماعتی رفقاء اور دین دار حلقوں نے مجلس کے اجتماعات میں کثرت کے ساتھ شرکت کر کے تحریک ختم نبوت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا ثبوت دیا۔

لاہور میں مظاہرہ اور ریلی کا انعقاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سینکڑوں کارکنوں نے پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں فتنہ قادیانیت کے کفر کا پرچار کرنے والے قادیانی طلبہ کے خلاف قانونی کارروائی نہ کرنے اور الٹا مسلمان طلبہ کو مختلف ذرائع سے ہراساں کرنے کے حکومتی عمل کے خلاف لاہور پریس کلب کے باہر ایک بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا اور تعلیمی اداروں میں قادیانی فتنہ کی بڑھتی ہوئی ناپاک سرگرمیوں کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی۔ مظاہرین نے مختلف کتبے اور بینرز بھی اٹھا رکھے تھے۔ جن پر بعض حکومتی شخصیات کی قادیانیت نوازی اور قادیانی فتنہ سازی کے خلاف نعرے اور مطالبات درج تھے۔ اس موقع پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد امجد خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا ضیاء الحسن شاہ، مولانا میاں عبدالرحمان، قاری نذیر احمد، مولانا محبوب الحسن اور علامہ محمد ممتاز اعوان نے کہا کہ قادیانیوں کی اسلام و آئین پاکستان دشمن سرگرمیاں کسی بڑی دینی تحریک کو جنم دے سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میڈیکل کالج میں قادیانیت کا پرچار کرنے والے طلبہ کے خلاف کارروائی کی جائے اور اگر قانون شکن قادیانی طلبہ کو دوبارہ میڈیکل کالج میں داخلہ دیا گیا تو اس کے خلاف پورے ملک میں بھرپور احتجاج کیا جائے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں خلاف اسلام لٹریچر تقسیم کرنے، ختم نبوت کے اشتہار واسٹیکر پھاڑنے اور داخلہ فارم پر خود کو مسلمان لکھنے والے قادیانی طلباء وطالبات کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر 295-C اور 298-C کے تحت مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے۔ جب کہ پنجاب میڈیکل کالج میں قادیانیوں کی اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے پر مسلمان طلبہ کو حکومتی سطح پر انتقامی کارروائیاں ترک کی جائیں۔ بصورت دیگر پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا۔ بعدازاں جمعیت طلبہ اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عظیم الشان ریلی نکالی جو گورنر ہاؤس کے سامنے جلسہ کی صورت اختیار کر گئی۔ ریلی میں سینکڑوں کارکن شریک ہوئے۔

منشی غلام احمد قادیانی کا فتنہ!

مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

۱۹۶۳ء کی سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کی رپورٹ شائع ہوئی۔ اس کے مقدمہ میں یہ مضمون تھا۔ وہاں سے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

امابعد! اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں ان میں قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ وہ تحریکیں یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت اسلامی کے خلاف۔ لیکن قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی کے خلاف ایک سازش ہے۔ وہ اسلام کی ابدیت اور امت کو چیلنج ہے۔ اس نے ختم نبوت سے انکار کر کے اس سرحدی خط کو بھی عبور کر لیا جو اس امت کو دوسری امتوں سے ممتاز و منفصل کرتا ہے اور جو کسی مملکت کے حدود کو حاضر کرنے کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

جناب ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ نے اپنے ایک انگریزی مضمون میں جو ہندوستان کے مشہور اخبار ''اسٹیٹ مین'' (STATE MAN) میں شائع ہوا تھا۔ بڑی خوبی سے قادیانیت کی اس جسارت اور جدت کو واضح کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

''اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے۔ جس کے حدود مقرر ہیں۔ یعنی وحدت، الوہیت پر ایمان اور رسول کریم ﷺ کی خاتم رسالت پر ایمان دراصل یہ آخری یقین ہی نہیں وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو سماج خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعہ وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام بحیثیت دین کے خدا کی طرف سے ظاہر ہوا۔ لیکن اسلام بحیثیت سوسائٹی یا ملت کے رسول کریم کی شخصیت کا مرہون منت ہے۔ میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں۔ یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کر لیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔'' (حرف اقبال ص۱۳۶،۱۳۷)

ایک دوسرے مضمون میں لکھتے ہیں۔

''مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے۔ جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ

ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو۔لیکن اپنی بناء نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے۔ مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔''

تفریق وتکفیر

قادیانی امت نے تمام اسلام کے عقیدہ کے خلاف ایک نئی نبوت تسلیم کی اور ایسے عقائد باطلہ اختراع کئے۔جس میں توحید، رسالت، شان انبیاء ایک گورکھ دھندہ بن کر رہ گئے۔ان عقائد باطلہ میں چند ایک آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔جن کی رو سے پورا عالم اسلام مرتد اور بے ایمان قرار پاتا ہے۔

۱...... ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خداتعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے۔اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔ (انوار خلافت از مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ ص۹۰)

۲...... کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔

(آئینہ صداقت از مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان ص ۳۵)

۳...... ہر ایک شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا یا محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (کلمتہ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد قادیانی ص ۱۱۰)

۴...... خداتعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔وہ مسلمان نہیں ہے۔ (مرزا غلام احمد قادیانی کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی)

۵...... اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاوے اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔

(انجام آتھم مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۶۲)

۶...... مجھے خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔ (اشتہار معیار الاخیار از مرزا غلام احمد ص ۸)

۷...... پس یاد رکھو۔ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔

(اربعین نمبر ۳ص ۲۸، حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

۸...... سوال: کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں شامل نہ ہو۔ یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے۔

جواب: غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔
(الفضل قادیان ۷؍فروری ۱۹۲۱ء ج ۸ نمبر ۵۹)

۹...... ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مبائع (لاہوری پارٹی کے مرزائی) کہتے ہیں۔ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں۔ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا۔ اس کے متعلق (میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے) فرمایا۔ جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔ اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔
(ڈائری مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۳؍اکتوبر ۱۹۲۲ء)

۱۰...... غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے۔ اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ (انوار خلافت از مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان ص ۹۳)

۱۱...... حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ (برکات خلافت از مرزا محمود احمد ص ۷۵)

۱۲...... غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں۔
(برکات خلافت از مرزا محمود احمد ص ۷۳)

۱۳...... جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں سے ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔ (ملائکۃ اللہ مصنفہ مرزا محمود احمد ص ۴۶)

۱۴...... غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا، حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی دوسرے دنیوی، دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ (کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد ص ۱۶۹)

علماء کرام وصوفیاء عظام کی انفرادی خدمات

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اسلام کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت سرور کائنات ﷺ کی ختم نبوت پر ہے۔ اس مہتمم بالشان عقیدہ پر ملت اسلامیہ کی وحدت کا انحصار ہے۔ قوم نبی کی ذات کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ نبی

جدا ہو تو تبدیل ہو جاتی ہے۔ گذشتہ صدی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے قانون اور اس کی پولیس کے سایہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے وحدت اسلامی پر کاری ضرب لگانے کی کوشش کی۔ علماء کرام اور صوفیاء عظام نے اس نئی نبوت کی سرکوبی اور ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بیش بہاء خدمات انجام دیں۔ سینکڑوں کتابیں ہزار ہا اشتہارات شائع کئے۔ پاک و ہند کے گوشہ گوشہ میں ختم نبوت کا پیغام پہنچایا۔ ان اسماء گرامی کی پوری پوری فہرست بوجہ عدم گنجائش وطوالت کی وجہ سے نظر انداز کر کے صرف چند اکابرین کے نام اوران کی خدمات تحریر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

۱...... قطب ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ۔

۲...... مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ۔

۳...... حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ۔

۴...... مولانا سید محمد علی مونگیریؒ۔

۵...... حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ۔

۶...... حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ۔

۷...... مولانا محمد حسین بٹالویؒ۔

۸...... مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری (مرحوم)

۹...... مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ۔

۱۰...... مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ۔

۱۱...... مولانا عبدالحق غزنویؒ۔

۱۲...... مولانا ابوالوفا شاہجہان پوری۔

۱۳...... حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔

حضرت گنگوہیؒ

قطب العالم زبدۃ العارفین حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ نے تقاریر اور فتاویٰ کے ذریعہ اس فتنہ عظیمہ کی مقدور بھر تردید فرمائی اور شاگردان رشید ومتوسلین حضرات کو اس کے استیصال کی وصیت فرمائی۔

حضرت سید انور شاہؒ

فخر المحدثین حضرت مولانا سید انور شاہؒ کی زندگی کا اہم ترین حصہ مقصد تحفظ ختم نبوت تھا۔ آپ نے تردید قادیانیت کے لئے ''اکفار الملحدین'' عقیدۃ الاسلام اور خاتم النبیین جیسی لاجواب کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ نے آخری قیام لاہور کے ایام میں باغ بیرون موچی دروازہ لاہور کے قریباً پچاس ہزار کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ جو مسلمان قیامت کے دن حضور سرور کائنات ﷺ کی شفاعت چاہتا ہے وہ قادیانیت کی تردید کرے۔ کیونکہ اس تحریک کا مقصد حضور ﷺ کی نبوت کو مٹا کر قادیانی نبوت کو فروغ دینا ہے۔ ایک دوسرے مضمون میں ارشاد

فرمایا۔ ہمارے اس منحوس زمانے میں جو یورپ کی افتاد سے ایمان اور خصائل ایمان کی فنا کا زمانہ ہے۔ منشی غلام احمد قادیانی کا فتنہ درپیش ہے اور گذشتہ فتنوں سے مزید اور شدید ہے اور حکومت وقت بھی بمقابلہ مسلمانوں نے قادیانی جماعت کی امداد اور اعانت کر رہی ہے۔ یہ جماعت بہ نسبت یہود اور نصاریٰ و ہنود کے اہل اسلام کے ساتھ زیادہ عداوت رکھتی ہے۔ کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک اور اتحادی باقی نہیں رہی۔ منشی غلام احمد قادیانی جو اس زمانہ کا دجال اکبر ہے۔ بیس جز وحی قرآن پر اضافہ کرتے ہیں جو کوئی ان کی اس بیس جز وحی کا انکار کرے اور ان کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے اور اولاد زنا ہے اور کوئی اسلامی تعلق مثل جنازہ کی نماز اور نکاح کے اس کے ساتھ جائز نہیں۔

حضرت محمد اشرف علی تھانویؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ نے فتاویٰ اور مواعظ سے قادیانی حقیقی کی حقیقت عامۃ المسلمین پر آشکارا کی۔ الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح وقائد قادیان وغیرہ جیسی بلند پایہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحبؒ، حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب سہارنپوری، حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، مدیر الفرقان، حضرت مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری، جنہوں نے ہندوستان میں مرزائی مبلغین کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔ حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ کے متوسلین میں ہیں۔ حضرت اقدس ان حضرات کی تردید مرزائیت کی سرگرمیوں کو سراہتے اور ان کے لئے دعاء فرماتے۔ (راقم! مولانا لال حسین اختر صاحب) سے مرزائیوں کے مناظروں اور مرزائی مناظرین کی ذلیل ترین شکستوں کی روئیداد سن کر مسرت کا اظہار فرماتے۔ تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور تردید مرزائیت کی وجہ سے حضرت والا زندگی بھر مولانا موصوف کی امداد فرماتے رہے۔ مزید برآں حضرت اقدسؒ نے شعبہ تبلیغ مجلس احرار کی رکنیت قبول فرما کر پچیس سال کی زر رکنیت پیشگی عطاء فرمادیا۔

حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ

پیر طریقت علامہ دوراں حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی گولڑویؒ کو تردید مرزائیت میں بے حد شغف تھا۔ آپ نے عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام کے اثبات اور مسیحیت مرزا کی تردید کے لئے مایہ ناز کتاب ''سیف چشتیائی'' تصنیف فرمائی۔ باوجود انتہائی کوشش کے خود مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر مرزائی اس بلند پایۂ کتاب کا جواب نہ لکھ سکے۔ حضرت اقدس گولڑوی کا ارشاد ہے کہ قطب زمان حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے مجھے قیام مکہ معظمہ کے دوران ارشاد فرمایا تھا کہ آپ یہاں قیام نہ فرمائیں۔ واپس ہندوستان تشریف لے جائیں۔ وہاں ایک عظیم فتنہ برپا ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس فتنہ کے بالمقابل آپ سے حفاظت دین کا کام لے گا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میری دانست میں اس فتنہ سے مراد مرزائیت ہے۔ چنانچہ آپ اپنے وصال تک تردید مرزائیت میں منہمک رہے۔ نیز فرمایا کہ حضور پر نور ﷺ نے بھی مجھے خواب میں اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔

حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ

حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ صوبہ بہار (ہند) کے جید عالم دین اور صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔ آپ کی ذات گرامی سے ہزاروں متوسلین وابستہ تھے۔ حضرت کا زیادہ وقت عبادت ومجاہدات اور وظائف میں گزرتا تھا۔ انہوں نے متعدد مرتبہ اپنے اس مبشر خواب کا ذکر فرمایا کہ میں عالم رؤیا میں حضور سرور کائنات ﷺ سے فخر موجودات خاتم الانبیا ﷺ کے دربار عالی میں حاضر ہوا اور نہایت ادب واحترام سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ محمد علی تم وظیفے پڑھنے میں مشغول ہو اور قادیانی میری ختم نبوت کی تخریب کر رہے ہیں۔ تم ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کی تردید کرو۔ حضرت مولاناؒ فرمایا کرتے تھے کہ اس خواب کے بعد نماز فرض، تہجد اور درود شریف کے علاوہ اور تمام وظائف چھوڑ دیئے ہیں۔ رات دن تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت میں منہمک ہوں۔ حضرت نے اس سلسلہ میں بیسیوں رسائل وکتب شائع کئے۔

اجتماعی مساعی جمیلہ ومجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

یہ امر مسلم ہے کہ ایک جماعت کے بالمقابل انفرادی جدوجہد اس قدر فائدہ مند ثابت نہیں ہوتی۔ جس قدر اجتماعی کوششیں بارآور ہوسکتی ہیں۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی فراست ایمانی نے اسے بھانپ لیا۔ چنانچہ اپنے مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک فعال جماعت کی تشکیل فرمائی۔ جو اقتدار اور الیکشنوں کے جھمیلے سے الگ رہ کر صرف تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے۔

ردقادیانیت کورس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام تیسرا سالانہ تربیتی کورس ردقادیانیت بخاری ہال دفتر دارالعلوم ختم نبوت ککنی والا گوجرانوالہ میں ہوا۔ کورس میں مختلف اسکولوں کے میٹرک کے طلباء کو موسم گرما کی چھٹیوں میں تیاری کرائی جاتی ہے۔ کورس ضلع گوجرانوالہ کے امیر الحاج حافظ شیخ بشیر احمد، نائب امیر الحاج عثمان عمر ہاشمی، سیکرٹری جنرل قاری محمد یوسف عثمانی، رکن مرکزی شوریٰ الحاج حافظ نذیر احمد کی زیرنگرانی اور مرکزی مبلغ مولانا حافظ محمد ثاقب کی زیرسرپرستی ہوا۔ کورس میں مختلف علمائے کرام، مناظرین، مبلغین، پروفیسر صاحبان اور اساتذہ نے متعلقہ موضوعات پر لیکچر دیئے۔ ان میں پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی، مولانا غلام مرتضیٰ، پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر زاہد احمد شیخ، گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے پروفیسر علامہ محمد منیر کھوکھر، گورنمنٹ کالج قلعہ دیدار سنگھ کے پروفیسر طارق محمود کھوکھر، ضلعی نائب امیر مولانا حافظ محمد ارشد، مولانا حافظ گلزار احمد آزاد، مولانا قاری منصور احمد، مولانا مفتی محمد نعمان، مولانا حافظ عمر صدیق، مولانا صلاح الدین حنیف، مولانا محمد اقبال نعمانی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا مفتی رشید احمد العلوی اور سید احمد حسین زید شامل ہیں۔

قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ نمبر۲

قسط نمبر:۳ ازافادات: مولانا محمد امین صفدرؒ

عقیدہ ختم نبوت جزو ایمان ہے

عقیدہ ختم نبوت کلمہ شہادت کی طرح جزو ایمان ہے۔(مستدرک حاکم ج۳ ص۲۱۴) پر حضرت زید بن حارثہؓ کا ایک لمبا واقعہ ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرتﷺ نے ایک کافر کو مسلمان کیا اور کہا تو یہ شہادت دے۔''لا الٰہ الا اللہ وانی خاتم انبیاءہ ورسلہ'' ﴿اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اس کے نبیوں اور رسولوں کو ختم کرنے والا ہوں﴾ بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ختم نبوت کا ذکر قبر میں بھی ہوگا۔ چنانچہ (درمنثور ج۶ ص۱۶۵) پر بحوالہ ابویعلیٰ یہ حدیث ہے کہ فرشتوں کے سوال وجواب میں میت کہے گا۔''الاسلام دینی ومحمد نبی وھو خاتم النبیین فیقو لان صدقت'' ﴿اسلام میرا دین ہے اور محمدﷺ نبی ہیں اور وہ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ پس وہ دونوں فرشتے کہیں گے تو نے سچ کہا۔﴾

قادیانیوں کا ایک مغالطہ

قادیانی سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا قول پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:''قولو اخاتم النبیین ولا تقولو الا نبی بعدہ'' ﴿تم کہو خاتم النبیین اور نہ کہو تم لا نبی بعدی﴾ یہ روایت (مصنف ابن ابی شیبہ ج۹ ص۲۰۹) پر ہے۔ جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپﷺ کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے۔ تبھی تو فرمایا:''لا تقولو الا نبی بعدہ'' گویا ان کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ آپﷺ کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے۔ (معاذ اللہ)

مغالطہ کا رد

اس روایت کی سند میں ابن ابی شیبہ اور سیدہ عائشہؓ کے درمیان دو راوی ہیں۔

۱...... حسین ابن محمد جو ثقہ ہے۔ (الجرح والتعدیل ج۳ ص۶۴)

۲...... جریر بن حازب ہے یہ راوی بھی بخاری اور مسلم کا راوی ہے۔ اس کی پیدائش ۹۰ھ میں اور وفات ۱۷۵ھ میں ہے۔ (تہذیب التہذیب ج۲ ص۷۱)

حضرت مولانا لال حسینؒ اخترنے اپنے رسالہ ''ختم نبوت اور بزرگان دین'' میں لکھا تھا کہ اس قول کی سند نہیں ہے۔ اگر کوئی سند پیش کردے تو ہم ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ چونکہ ان کی زندگی میں ابن ابی شیبہ مکمل نہیں چھپی تھی۔ اس لئے ان کے سامنے یہ سند نہیں تھی۔ اب ان کے چیلنج کو ان الفاظ میں تبدیل کردینا چاہئے۔ اگر کوئی شخص قول کی متصل سند دکھادے تو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ کیونکہ جریر بن حازب کی حضرت عائشہؓ سے ملاقات ثابت نہیں۔ یہ ان کی وفات کے تقریباً تیس سال بعد پیدا ہوئے۔

دوسری بات یہ کہ اس کے متصل ہی حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کا قول ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی نے کہا:

’’صلی اللہ علی خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ ‘‘حضرت مغیرہؓ نے فرمایا: ’’حسبک اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسیٰ خارج فان ھو خرج فقد کان قبلہ وبعدہ ‘‘اس کی سند میں مجالا بن سعید ہے۔ (تقریب التہذیب ص۳۲۸) پر ہے۔ ’’لیس بالقوی ‘‘نیز اس سے یہ بھی وضاحت ہوگئی کہ صحابہ کرامؓ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے بھی قائل تھے اور یہ سمجھاتے تھے کہ لا نبی بعدہ کا یہ مطلب نہ سمجھ لینا کوئی پہلا نبی، ہو زندہ بھی، دوبارہ نہیں آ سکتا۔ جیسے مرزا قادیانی نے کہنا شروع کر دیا۔ جس طرح نئے نبی کا آنا ختم نبوت کے خلاف ہے۔ اسی طرح پرانے نبی کا آنا بھی ختم نبوت کے خلاف ہے۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

قادیانی عموماً کہا کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ وہ غیر تشریعی نبی تھے۔ لیکن یہ مرزا قادیانی کی چال بازیاں تھیں۔ وہ کبھی نبوت کا دعویٰ کرتا اور کبھی اہل اسلام کے ڈر سے اس کو مجازی، ظلی اور بروزی کے لفظوں میں چھپاتا۔ لیکن آخر ’’اربعین‘‘ میں اس نے کھل کر دعویٰ کر ہی دیا کہ میں ’’صاحب شریعت نبی ہوں۔‘‘

چند عبارتیں ملاحظہ ہوں

۱…… (حقیقت الوحی ص۶۸) پر لکھتا ہے: ’’اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔ درحقیقت یہ خرق عادت نشان ہیں۔ اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶،۵۸) پر ہے: ’’اگر خطوط بھی اس کے ساتھ شامل کئے جائیں جن میں قبل از وقت خبریں دی گئیں تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے۔‘‘ پھر لکھتا ہے کہ: ’’خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو جائے گی۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۳۱۷)

مرزا قادیانی اپنے ان کروڑ معجزات کے مقابلہ میں رسول اقدس ﷺ کے بارے میں لکھتا ہے۔ ’’مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۶۳)

۲…… مرزا قادیانی نے نہ صرف نبی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ: ’’محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار ‘‘اس وحی الٰہی میں مجھے ’’محمد‘‘ کہا گیا ہے اور ’’رسول‘‘ بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۳)

۳…… صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور لکھتا ہے۔ ’’کیونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام بھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو مجھ پر ہوئی کشتی کے

نام سے موسوم کیا ہے اور خدا نے میری وحی میری تعلیم اور میرے بیت کو نوح کی کشتی قرار دیا ہے اور تمام انسانوں کے لئے مدار جنت ٹھہرایا ہے۔ جس کی آنکھ ہو دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔'' (اربعین نمبر۴ص ۷)

۴...... ''قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (الاعراف:۱۰۸)'' تو کہہ اے لوگو! میں رسول اللہ کا تم سب کی طرف۔ (البشریٰ ج۲ص ۵۶) اس میں بعثت عامہ کا دعویٰ کیا ہے۔

۵...... ''واتخذو من مقام ابراھیم مصلیٰ (البقرہ:۱۲۵)'' اور بناؤ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ نماز کی جگہ۔

۶...... ''انا انزلناہ قریباً من القادیان'' (حقیقت الوحی ص ۸۸) اس میں اپنے آپ کو ابراہیم اور قادیان کو قبلہ قرار دیا ہے۔

آنچہ داد است ہر نبی راجاں
داد آں جام رامرا بہ تمام

۷...... ''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا یہ توقع ہوسکتی ہے کہ میں ان کی ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں۔ جس کی حق الیقین پر بناء ہے۔'' (اربعین نمبر۴ص ۲۵)

۸...... ''جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو خدا سے علم پا کر رد کرے۔'' (اربعین نمبر۳ص ۱۸)

۹...... ''ہم اس کے جواب میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں۔ بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۳۰)

مرزا قادیانی نے اسلام کے بہت سے مسائل منسوخ کر دیئے

مرزا قادیانی نے اسلام کے بہت سے مسائل کو منسوخ کر دیا۔

نمبر۱: اسلام میں ختم نبوت پر ایمان ضروری تھا۔ اس نے کہا جو مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ مسلمان نہیں ہے۔

نمبر۲: شریعت محمدی میں قرآن خدا کی کامل اور آخری وحی تھی۔ اس کے بعد کسی اور پر بھی ایمان نہیں رکھنا چاہئے۔ مگر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میری وحی کا مجموعہ تذکرہ جو تقریباً چار قرآنوں کے برابر ہے وہ بھی قرآن کی طرح قطعی وحی ہے۔

نمبر۳: اسلام میں قیامت مدار نجات ہے اور اس میں مدار نبی پاکﷺ کی تابعداری ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتا اس کی نجات نہیں۔

نمبر۴: شریعت محمدیہ میں جہاد کا حکم قیامت تک جاری ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے جہاد کو منسوخ کر کے حرام قرار دیا ہے۔ جب جہاد منسوخ ہو گیا تو تمام احکام غنیمت، خمس اور جزیہ منسوخ ہو گئے۔

مرزا قادیانی سے پہلے جھوٹے مدعی نبوت

نمبر۱: مسیلمہ کذاب: اس کے پانچ ہفتہ میں ایک لاکھ مرید ہوئے تھے۔ (داستان مذاہب ص۲۹۷)

نمبر۲: اسود عنسی: اس کے بھی بہت سے پیرو ہو گئے تھے۔ اس نے شہر صنعاء پر قبضہ کر لیا۔

نمبر۳: صالح بن طریف: اس نے ۱۲۷ھ میں دعوائے نبوت کیا اور ۴۷ سال بعد اپنی موت مرا۔ اس کے خاندان میں تین سو برس تک حکومت رہی۔ اس کے زمانہ میں ۱۱۷ھ میں رمضان میں سورج اور چاند گرہن اکٹھے ہو گئے تھے۔

نمبر۴: ابو منصور عیسیٰ: اس نے ۳۴۱ھ میں دعوائے نبوت کیا اور رمضان ۳۴۶ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا۔ دعویٰ کے ۲۳ برس بعد مارا گیا۔ (ابن خلدون ج۶ ص۲۰۴)

نمبر۵: یحییٰ بن فارس: اس نے مصر کے علاقہ میں نبی عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور جادو کے زور سے مردہ بھی زندہ کر کے دکھایا۔ (افادۃ الافہام ج۲ ص۳۶۱)

نمبر۶: اسحاق اخرس خراسانی: اس نے دعوائے نبوت کیا اور بہت سے لوگ اس کے مرید ہو گئے۔ (افادۃ الافہام ص۳۷۱) یہ قرآن اور تورات و انجیل کا حافظ بھی تھا۔ بغداد آ کر دعویٰ کیا۔ (ساری عمر گونگا رہا)

نمبر۷: ایک آدمی نے اپنا نام مدتوں مشہور کیا کہ میرا نام ''لا'' ہے۔ تقریباً اس کو بیس سال تک شہرت دیتا رہا۔ بیس سال بعد اس نے دعوائے نبوت کر دیا کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا تھا کہ: ''لا نبی بعدی'' کہ میرے بعد ''لا'' نبی ہوگا۔ (حجج القرامۃ ص۲۳۷)

نمبر۸: مغربی ممالک میں ایک عورت نے دعویٰ نبوت کر دیا۔ جب اسے کہا گیا کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس نے کہا۔ حضور ﷺ نے کبھی نہیں فرمایا کہ میرے بعد نبیۃ (نبی کی مونث) نہیں آئے گی۔ یعنی ''نبی'' تو مرد ہوتا ہے عورت کبھی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس نے کہا کہ عورت کے نبی بننے سے حضور ﷺ نے کہیں منع نہیں کیا۔ (عجیب استدلال ہے۔ اس بدمعاش عورت کا۔ صفدر) (حجج القرمۃ ص۲۳۷)

نمبر۹: بہاؤالدین ایرانی: اس نے دعویٰ نبوت کیا اور دعویٰ نبوت کے بعد چالیس سال تک زندہ رہا۔ (الکواکب البہائیہ ص۳)

نمبر۱۰: عبداللہ مہدی: اس نے افریقہ میں دعویٰ کیا اور ''طرابلس'' مصر کو فتح کر لیا۔ چوبیس سال بعد اپنی موت مرا۔ (تاریخ ابن اثیر ج۸ ص۹۰)

نوٹ! رمضان ۱۳۱۱ھ میں سورج اور چاند گرہن جمع ہوا۔ جس کو مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کی دلیل بنایا۔ لیکن رمضان ۱۳۱۲ھ میں امریکہ میں چاند گرہن ہوا اور سورج گرہن بھی ہوا۔ دونوں اکٹھے ہوئے۔ جہاں مسٹر ڈوڈی مدعی نبوت تھا تو مرزائی اس کو نبی کیوں نہیں مانتے؟

ایک روایت کے بارے میں وضاحت

ایک روایت میں آتا ہے کہ اوّل رات رمضان کی چاند گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج گرہن

ہوگا۔اس کو مرزائی بہت پیش کرتے ہیں۔جھوٹ یہ بولتے ہیں کہ نبی ﷺ کی حدیث ہے۔کیونکہ اس روایت میں ہے۔’’قال محمد ‘‘ان الفاظ کے آگے ابن علی ہے۔اس کو یہ لوگ بیان نہیں کرتے۔(مراد امام باقرؒ ہیں) یہ ان کا قول ہے۔اس کی سند کا دارومدار عمرو بن اور جابر جعفی پر ہے اور یہ کذاب ہیں۔اس روایت میں ہے کہ پہلی رات چاند گرہن ہوگا اور وسط میں سورج گرہن ہوگا۔لیکن مرزا قادیانی کہتا ہے کہ پہلی رات سے مراد تیرھویں ہے اور وسط سے مراد ۲۶ ویں رات ہے۔مرزا قادیانی نے اس کو اپنی دلیل بنایا ہے۔حالانکہ علم فلکیات کا ضابطہ ہے کہ ۳۰ سال بعد گہنوں کا اجتماع ہوتا ہے تو ۱۳۱۲ھ مسٹر ڈوڈی والا خرق عادت تھا۔اس روایت کے اعتبار سے اس کو نبی کہنا چاہئے نہ کہ مرزا قادیانی کو۔

مرزائیوں کا کلمہ

مرزا قادیانی نے نہ صرف نبی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ’’محمد رسول اللہ ‘‘ہونے کا دعویٰ کر دیا۔
چنانچہ لکھتا ہے کہ:’’محمد رسول اللہ والذین معه ‘‘اس وحی الٰہی میں مجھے محمد کہا گیا ہے اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳)

ایک واقعہ

ایک مرتبہ حضرت استاد جیؒ نے دوران سبق ارشاد فرمایا کہ ایک پروفیسر سے مناظرہ ہوا۔(چونکہ وہ مرزائی تھا) اس نے کہا ہم تہجد کی نماز کی پابندی بھی کرتے ہیں۔پھر بھی ہم کافر ہیں۔فلاں آدمی عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا وہ پھر بھی مسلمان ہے۔حضرت استاد محترمؒ نے فرمایا تمہیں اس نماز پڑھنے کی وجہ سے کافر نہیں کہتے۔اس نے کہا میں کلمہ گو ہوں اور کلمہ گو کو کافر نہیں کہنا چاہئے تو اس پر حضرت استاد محترمؒ نے ارشاد فرمایا۔میرا کلمہ سنو اس کے بعد فرمایا اگر’’محمد‘‘ سے مراد میں اپنے آپ کو لوں تو میں کافر ہوں یا مسلمان؟ اس نے کہا کافر۔حضرت استادؒ نے فرمایا یہی مرزا قادیانی کہتا ہے کہ’’محمد‘‘ میں ہوں۔(مرزا قادیانی کی اوپر والی عبارت ملاحظہ ہو) پھر استاد محترمؒ نے فرمایا کہ سچی بات ہے کہ تم کلمہ گو ہو ہی نہیں سکتے۔کیونکہ تم کلمہ میں’’محمد‘‘ سے مراد’’مرزا قادیانی‘‘ لیتے ہو۔اس نے کہا قسم ہے ہم مرزا مراد نہیں لیتے پھر استاد محترمؒ نے فرمایا: جیسے تمہارا نبی جھوٹا تم اس کے امتی بھی جھوٹے ہو تو تمہاری قسم کا کیا اعتبار کریں۔تم لاکھ بار قسمیں کھاؤ ہمیں تمہارے اوپر یقین نہیں آتا۔تم نے نبی پاک ﷺ پر جھوٹ بولنے سے گریز نہ کیا تو ہم تمہارے سامنے کیا شے ہیں؟۔

منکرین ختم نبوت کا حشر

جان سکتا ہے وہی مرزائیوں کی عاقبت
جس کے ہے پیش نظر حشر ثمود انجام عاد
منکر ختم نبوت کے مقدر میں ہے درج
ذلت وخواری ورسوائی الی یوم التناد!

قصیدہ فی مرثیة

مرشدی ومولائی السیدانورحسین نفیس الحسینیؒ!

الخویدم محمد عیسیٰ عفی عنہ

حمدًا لك اللهم — حمدًا أجمع
والسلام على الرسول ﷺ — وآله ومن تبع
مرشدنا انور حسينؒ — سيد نفيس الحسينيؒ
جاهد طرق الهدى — سلك صراط المصطفىٰ
قدر فع علم الهدى — فأصبح بدر الدجى
أحيى تراث المسلمين — وحي حيوة طيبة
كان شغل عمره — ذكرًا لا سم ربه
رب العلىٰ قد غفره — تقبل قبولًا حسنًا
قد كان يحيى ليله — مثل نهارٍ أكثر
يتلو كتاب ربه — حق تلاوته تلى
كان رجلًا واحدًا — فردًا وحيدًا شاهدًا
بالعرف يأمر صحبه — وأشد عن منكر نهى
يطلع جمال وجهه — عند كل من يراه
ومن جلالة جده — الحسينؓ قد مزجا
ماله من مجلسٍ — يخلوا من ذكر شيخه
ومن الأكابرو التقى — رق بالعبر والبكى
لا سيما في الشيخ — أعني السيد أحمدؒ
كانه قد نشأ — من حبه مبتدءًا
أثر بقية من سلف — خير بقية من خلف
فالله يقبله العمل — ويرزقه خير الأمل
فيارب أركم ضيفه — أحسن له نزوله

انه قد جاءك من — داره دار الفنا
احفظه رب وصيه — وحفيده زيدًا من الآل
تعاهد فى العهد جمعاً شاملاً — واستخلف للرشد منهم علماً
يارب أبق بقيه — هدى الزمان الى الأبد
ومن أمالى نفسه مما كتب — ذخرًا له ولوالديه يوم اللقآء
فالله يجمع بيننا — تحت ظل عرشه
وسقى بنا من فضله — شرابه قد طهرا
شفيعنا يوم الحساب — محمد نبينا
يسقى لنا بيده — من حوضه تكاثرا
ومارأينا مثله — فى شانه من أحد
عسى أن يكون مشكلاً — فى عهدنا مما ترى

الا ان يشآء ربى شيئاً
وسع ربى كل شيئي علماً

ترجمہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

- ...... اے اللہ! تو کامل اور جامع تعریف کے لائق ہے۔
- ...... رسول اللہ ﷺ! آپ کی آل اور آپ کے سب پیروکاروں پر سلام ہو۔
- ...... ہمارے مرشد انور حسینؒ سید نفیس الحسینی ہیں۔
- ...... آپ نے ہدایت کے طریقوں پر چل کر مجاہدہ سے کام لیا اور آپ طریق مصطفی ﷺ کے سالک ہیں۔
- ...... آپ نے ہدایت کا علم بلند کیا اور چودھویں کے چاند بن کر گمراہی کی تاریکیوں کو ختم کیا۔
- ...... مسلمانوں کے علمی اثاثوں کو زندہ کیا اور حیات طیبہ بسر کی۔
- ...... رب تعالیٰ کے اسم ذات کا ذکر آپ کی ساری عمر کا شغل رہا۔
- ...... رب بزرگ وبرتر آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو اپنا مقبول بنائے۔
- ...... آپ شب زندہ دار تھے۔ اپنی اکثر رات دن کی طرح ذکر میں بسر کرتے۔
- ...... اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے۔ جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے۔

- ...... اپنی صفات میں یکتا، بے مثل اور حق کے شاہد تھے۔
- ...... اپنے اصحاب کو معروف کا حکم فرماتے اور برائی سے سختی سے منع کرتے تھے۔
- ...... ہر دیدار کرنے والے کے لئے آپ کا چہرہ مظہر جمال تھا۔
- ...... آپ کا جلال اپنے جدامجد حضرت حسینؓ کے جلال کا عکس تھا۔
- ...... آپ کی کوئی مجلس آپ کے شیخ، اکابر وصلحاء واولیاء کے ذکر سے خالی نہ ہوتی۔ ان کے ذکر سے آپ آنسو بہایا کرتے اور آپ پر رقت طاری ہوجاتی۔
- ...... خصوصاً آپ کو اپنے شیخ سید احمد شہیدؒ سے والہانہ محبت تھی۔
- ...... گویا شروع ہی سے آپ کی نمو ان کی محبت سے ہوئی۔
- ...... آپ بقیۃ السلف اور بعد کے لوگوں کے لئے حجت ہیں۔
- ...... اللہ تعالیٰ آپ کے عمل کو قبول فرمائے اور آپ کو اپنی نیک امیدوں کا صلہ عطاء فرمائے۔
- ...... اے پروردگار اپنے مہمان کی عزت افزائی فرما اور اپنے ہاں ان کی آمد کو قبول فرما۔
- ...... کیونکہ وہ دار فنا سے آپ کے ہاں آئے ہیں۔
- ...... اے پروردگار! آپ کے پوتے زید کی حفاظت فرما جو آپ کی آل سے ہیں۔
- ...... آپ نے عامۃ الناس سے شریعت پر استقامت کا عہد لیا۔ لیکن لوگوں کی ہدایت کے لئے صرف علماء کو بطور خلیفہ منتخب فرمایا۔
- ...... اے پروردگار! آپ کی باقیات کو تاابد بقاء نصیب فرما۔
- ...... اور آپ کے احاطہ تحریر میں لائے ہوئے افادات (آیات واحادیث، درود شریف) آپ کے لے اور آپ کے والدین کے لئے ذخیرہ آخرت بنا۔
- ...... اے اللہ! ہمیں اپنے عرش کے سایہ تلے جمع فرما۔
- ...... اور اپنے فضل سے ہمیں شراباً طہوراً پلا۔
- ...... روز محشر ہمارے نبی ﷺ ہمارے شفیع ہوں۔
- ...... آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے حوض کوثر سے جام بھر بھر کے پلائیں۔
- ...... ہم نے صفات میں اپنے شیخ کے مثل کوئی نہیں دیکھا۔
- ...... زمانہ حال میں اب ایسی شخصیت مشکل دکھائی دیتی ہے۔
- ...... ہاں اگر میرا رب چاہے تو ہوسکتا ہے۔ میرا رب ہر شئے میں وسیع علم رکھتا ہے۔

کاروائی اجلاس سہ ماہی مبلغین!

رپورٹ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۷، ۲۸ رجمادی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ، مطابق ۲، ۳ رجولائی ۲۰۰۸ء بروز بدھ، جمعرات دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور مولانا بشیر احمد نے کی۔ اجلاس میں درج ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔

قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد، مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص، مولانا محمد یعقوب بدین، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا فیاض مدنی گمبٹ سندھ، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا زاہد وسیم راولپنڈی، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مفتی خالد میر آزاد کشمیر، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا عبدالرشید غازی مظفرگڑھ، مولانا عبدالکریم پرمٹ علی پور، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا عبدالستار حیدری لیہ، مولانا عبدالنعیم شیخوپورہ، مولانا محمد یوسف نقشبندی کوئٹہ، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

مولانا سید عبدالوہاب شاہ بخاری حاصل پور، قاری محمد طاہر رحیمی مدینہ منورہ، مولانا حسین احمد ابن، مولانا عبداللطیف شاہ کوٹ، والد محترم حافظ محمد شہباز چک، حافظ محمد اشفاق ڈیرہ حافظاں، قاری محمد حنیف ایثر کے شیخوپورہ، مولانا عبدالمجید انور ساہیوال، عم محترم مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ، حافظ عبدالمجید بھریا روڈ سندھ، محمد مبین خان لوہار مارکیٹ رحیم یار خان۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

امسال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۸، ۲۹ رشوال المکرم ۱۴۲۹ھ مطابق ۳۰، ۳۱ راکتوبر ۲۰۰۸ء بروز جمعرات، جمعہ منعقد ہوگی۔

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جو درج ذیل مقررین وخطباء سے رابطہ کرے گی۔

مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سید عبدالمجید ندیم، قاضی حسین احمد، مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی، مولانا قاضی ظہور حسین اظہر چکوال، مولانا عبدالغفور حقانی شجاع آباد، مولانا عبدالکریم ندیم خانپور، ڈاکٹر خالد محمود سومرو لاڑکانہ، مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹک، مولانا عبدالقیوم حقانی نوشہرہ، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان لاہور، مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی راولپنڈی، مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ، مولانا قاضی حمید اللہ خان گوجرانوالہ، مولانا عبدالمالک خان منصورہ لاہور، مولانا قاضی ارشد الحسینی، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی

کہروڑپکا، مولانا محمد مراد ہالیجوی، قاری خلیل احمد بندھانی سکھر، حضرت اقدس میاں مسعود احمد دین پور شریف، حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ فیصل آباد، مولانا عبدالعزیز قریشی ہمیر شریف، مولانا فضل الرحمان درخواستی خانپور، مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا محمد حسن لاہور، مولانا محمد عالم طارق فیصل آباد، مولانا محمد یوسف الاول فیصل آباد، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی خانیوال، جناب عرفان صدیقی کالم نگار روزنامہ نوائے وقت، نوابزادہ منصور احمد خان خان گڑھ، مولانا خان محمد قادری لاہور، انجینئر حافظ احتشام الٰہی ظہیر لاہور، مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی جھنگ، مولانا محمد احمد لدھیانوی جھنگ۔

شعراء سید سلمان گیلانی، حافظ محمد شریف مخمن آبادی، ضیاء اللہ عثمان قصور، حافظ محمد ابوبکر کراچی، حافظ محمد اشفاق کراچی، طاہر بلال چشتی جھنگ۔

ردقادیانیت وعیسائیت کورس

امسال ردقادیانیت وعیسائیت کورس ۶ تا ۲۶ رشعبان المعظم ۱۴۲۹ھ مطابق ۹ تا ۲۹ راگست ۲۰۰۸ء کو چناب نگر میں منعقد ہوگا۔ کورس کی کامیابی کے لئے تمام مبلغین بھرپور کوشش کریں۔ جامعات ومدارس میں خطاب کر کے زیادہ سے زیادہ طلبہ کرام کی شرکت یقینی بنائی جائے۔ درج ذیل حضرات مختلف علاقوں میں دورے کریں گے۔

مولانا محمد طیب فاروقی	اسلام آباد، راولپنڈی ڈویژن۔
مولانا غلام مصطفیٰ	سرگودھا ڈویژن۔
مولانا غلام حسین	فیصل آباد ڈویژن۔
مولانا فقیر اللہ اختر	گوجرانوالہ ڈویژن۔
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی	لاہور ڈویژن۔
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	ملتان ڈویژن۔
مولانا محمد اسحاق ساقی	بہاولپور۔
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	رحیم یار خان۔
مولانا محمد قاسم رحمانی	بہاول نگر۔

باقی تمام مبلغین اپنے اپنے حلقوں کے مدارس کا دورہ کر کے کورس کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔

اساتذہ کورس...... مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا عبدالقدوس خان، حاجی اشتیاق احمد جھنگ، مولانا زاہد الراشدی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر۔

مبلغین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ قادیانیت کی ملک وملت کے خلاف سرگرمیوں کا پوری قوت، جرأت اور ہمت کے ساتھ تعاقب کیا جائے گا۔

امسال ۷ر ستمبر کو پورے ملک میں یوم ختم نبوت منایا جائے گا۔

رمضان المبارک میں بھی دروس قرآن وحدیث کا سلسلہ جاری رہے گا۔

یکم تا ۱۶ر رمضان المبارک جامعہ مسجد الصادق بہاولپور میں حسب سابق دروس ہوں گے۔ جس میں مجلس کے مرکزی مبلغین وراہنماء خطاب کریں گے۔ جن جن مدارس میں دوھائے تفاسیر منعقد ہوتے ہیں۔ رابطہ کر کے مجلس کے مبلغین ردقادیانیت پر لیکچر دیں گے۔ چنانچہ حضرات ناظم اعلیٰ صاحب دامت برکاتہم کی طرف سے انہیں خطوط روانہ کر دیئے گئے۔

قراردادیں

۱...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا یہ اجلاس سزائے موت کے خاتمہ کی آڑ میں گستاخ رسول کی سزا کو ختم کرنے کے کابینہ کے فیصلہ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اسے حدود اللہ میں مداخلت قرار دیتا ہے اور پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادیوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآن وسنت کے طے شدہ احکامات میں مداخلت نہ کی جائے۔ نیز حکومت کو باور کراتا ہے کہ اگر گستاخ رسول کی سزا کو ختم کیا گیا تو مسلمانان پاکستان غازی علم الدین اور غازی عامر چیمہ کی یاد تازہ کر دیں گے۔

۲...... فاضل پور ضلع راجن پور میں جان پیٹر کی طرف سے گستاخی رسالت کے ارتکاب کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ملزم کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

۳...... پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں توہین رسالت کا ارتکاب کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے قادیانی طلبہ وطالبات کے خلاف دفعہ نمبر 295-C اور دفعہ 298-C کے تحت کیس رجسٹرڈ کئے جائیں اور قادیانی طلبہ وطالبات کے اخراج کے فیصلہ پر مؤثر عملدر آمد کرایا جائے۔

۴...... چناب نگر میں ڈی۔ ایس۔ پی کی موجودگی میں قادیانیوں کی خلاف قانونی سرگرمیوں، نام نہاد سوسالہ جشن خلافت کی آڑ میں طوفان بدتمیزی، ہر بونگ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مقامی ڈی۔ ایس۔ پی کو برطرف کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نیز خلاف قانون حرکات کرنے والے قادیانیوں کی گرفتاری کا مطالبہ کرتا ہے۔

لیاقت پور میں قادیانی عورت کا قبول اسلام

مقامی مبلغ ختم نبوت مفتی محمد راشد مدنی کے ہاتھ پر قادیانی عورت نے مرزا قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق تقریباً ڈھائی گھنٹے مفاہمانہ بحث کے بعد جس میں اس عورت کے مختلف اشکالات کے جوابات دیئے گئے اور مرزا قادیانی کا گھناؤنا کردار واضح کیا گیا۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مہدی علیہ الرضوان کے متعلق تفصیلی وضاحت اور مرزا قادیانی کے تقابل سے حق واضح ہوتے ہی قادیانی عورت نے حضرت مولانا محمد کلیم اللہ مہتمم جامعہ قادریہ لیاقت پور اور دیگر حضرات کی موجودگی میں اس عورت نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کیا اور دیگر مرزائی خواتین کو راہ حق سمجھانے کا عہد کیا۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

بہاولپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی روئیداد

۱۵رجون کو قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کرنے کے لئے بہاولپور جامع مسجد الصادق میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ قاری محمد اقبال نے تلاوت کی۔ جبکہ حضور احمد عضر اور قاری محمد حنیف نے نعت پیش کی۔ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام سندھ کے جنرل سیکرٹری مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو سینیٹر تھے اور نقیب محفل مولانا محمد اسحاق ساقی تھے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ ہم سب حضور ﷺ کے امتی ہیں۔ یہ امت کل اولاد آدم میں افضل ہے۔ یہ افضلیت صرف حضور نبی کریم ﷺ کی وجہ سے ہے۔ پہلا یہ کہ ہر امتی آپ ﷺ کو سب سے افضل سمجھے۔ دوسرا یہ کہ آپ ﷺ کی اطاعت کی جائے۔ تیسرا یہ کہ جماعت انبیاء علیہم السلام میں آقائے دو جہاں کو آخری نبی اور رسول مانا جائے۔ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کو آخری نبی جان کر درود پڑھے تو فنا فی الرسول ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے دعوائے نبوت کر کے مسلمانوں کو ابتلاء میں مبتلا کر دیا۔ علمائے کرام اور عوام نے ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ ہر حکمران نے قادیانیوں سے دوستی رکھی اور ان کا ساتھ دیا۔ مگر اللہ نے عوام اور علماء کرام کو کامیابی دی اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ ہماری ریاست بہاولپور کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت خلیفہ میاں غلام محمد صاحب دین پوریؒ تھے۔ جب بہاولپور کی عدالت میں مقدمہ مرزائیت کا دائر ہوا تو اس مقدمہ میں حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ باوجود انتہائی ضعف اور نقاہت کے تشریف لائے اور تا فیصلہ قیام فرما رہے۔ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال نے کہا کہ ہماری چودہ سو سالہ تاریخ سامنے ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ سے آج تک اس سلسلہ میں قربانیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ عقیدہ توحید کے بعد ختم نبوت کی بہت اہمیت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کوئی نبی اور رسول میرا ثانی ہے نہ میرا ہمسر ہے۔ حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے سامنے کوئی روشنی باقی نہیں رہتی۔ سورج سے دوسروں کو روشنی ملتی ہے۔ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر ہے۔ عقیدہ ختم نبوت جزو ایمان ہے۔ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے مجلس کے اکابرین کو یقین دلایا کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے گا وہاں اہل حدیث اپنا خون بہائیں گے۔

مہمان خصوصی مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو سینیٹر نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کا علاج جہاد ہے۔ جہاد قیامت کی صبح تک جاری رہے گا۔ ہم دھرتی کو رب کائنات کے دشمنوں سے پاک کر کے رہیں گے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ختم نبوت کے دشمن کے خلاف جہاد کیا تھا۔ ہم بھی ان کے خلاف جہاد

کریں گے۔ پاکستان مسلمانوں کی دھرتی ہے قادیانیوں کی نہیں۔ پاکستان میں ہر فتنہ کے پیچھے قادیانی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اللہ نے جھوٹے نبی کو دنیا ہی میں ذلیل کر دیا کہ اس کو موت اس حال میں آئی کہ دونوں راستوں سے غلاظت جاری تھی۔

انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ جب بھی ختم نبوت کے سلسلہ میں کال آئے لبیک کہیں۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی مبلغ ختم نبوت اور مقامی علمائے کرام مولانا مفتی محمد مظہر اسعدی اور دوسروں نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تعاقب کرنے میں اپنے بھرپور تعاون کا اظہار کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد حسین ناصر کا دوروزہ دورۂ پنوعاقل

مؤرخہ ۱۳ ؍جون بروز جمعۃ المبارک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مناظر ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دوروزہ جماعتی دورے پر حیدرآباد سے پنوعاقل تشریف لائے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ حضرت مولانا محمد حسین ناصر بھی سکھر سے تشریف لائے۔ حضرت شجاع آبادی کا جمعہ کا بیان مرکزی عیدگاہ مسجد جب کہ مولانا محمد حسین ناصر کا بیان جمعہ نور مسجد میں ہوا۔ عصر کا بیان منورہ مسجد بھیلا روڈ میں حضرت مولانا محمد حسین ناصر کا ہوا۔ جب کہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد میں عظیم الشان سہ ماہی جلسہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ منعقد ہوا۔ اس اجتماع سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے علاوہ حضرت مولانا قاری عبدالحمید شیخ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل، حضرت مولانا محمد حسین ناصر، حضرت مولانا قاری عبدالرحیم حنفی نے بھی خطاب فرمایا۔ جب کہ صدارت یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالرحیم چاچڑ خطیب مرکزی جامع مسجد نے فرمائی۔

۱۴ ؍جون بروز ہفتہ نماز فجر پر درس قرآن نور مسجد ملحق دفتر ختم نبوت میں بیان فرمایا۔ جب کہ نماز ظہر پر قادریہ مسجد شاہی بازار پنوعاقل میں ایمان پرور اور قادیانیت شکن بیان فرمایا۔ نماز عصر پر آخری بیان شیخ المشائخ، قطب عالم حضرت اقدس مولانا حماد اللہ ہالیجوی نوراللہ مرقدہ کے قائم کردہ سندھ کے قدیم اور عظیم دینی درسگاہ جامعہ حمادیہ مدینۃ العلوم پنوعاقل میں علماء، اساتذہ، طلباء اور نمازی حضرات سے تفصیلی، علمی اور مناظرانہ گفتگو فرمائی۔

انہوں نے اپنے خطابات میں فرمایا کہ گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح قادیانیوں کو جب بھی ذلت اور رسوائی اٹھانے کا شوق جاگتا ہے تو وہ کوئی نہ کوئی سازش کر کے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مارتے ہیں۔ تمام پروگراموں میں قاری عبدالقادر چاچڑ، عبدالغفار شیخ، غلام شبیر شیخ، مولانا محمد حسن جتوئی، میاں مسعود الحسن اور دیگر مقامی حضرات بھی شریک ہوئے۔

قادیانی مرتد کے خلاف ایف۔ائی۔آر درج

چاہ سوری والا موضع چھابری بالا تحصیل وضلع ڈیرہ غازیخان کے باشندہ رب نواز ولد محمد حسین نے مرتد ہوکر قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی اور اپنے زیراثر چھوٹے بہن بھائیوں کو بھی قادیانی بنالیا۔ اس مرتد کی ان

ارتدادی سرگرمیوں کی اطلاع محترم ڈاکٹر محمد ظفر کھوسہ اور محترم ڈاکٹر ثناء اللہ کھلول نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازیخان کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام اکبر ثاقب کو دی۔ موصوف نے مجلس کے امیر مولانا عبدالرحمٰن غفاری، قاری محمد اسماعیل کھلول، مولانا محمد اسحاق ساجد، مولانا عبدالقدوس چشتی اور دیگر رہنماؤں کو اس صورتحال سے مطلع کیا۔ باہمی مشاورت سے طے پایا کہ ڈی پی او ڈیرہ غازیخان کو درخواست پیش کی جائے۔ جس میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی کرنے پر مرتد رب نواز کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی اپیل کی جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں تحریری درخواست ڈی پی او کو پیش کی گئی۔ جنہوں نے ایس۔ ایچ۔ او تھانہ صدر کو فوری طور پر مقدمہ درج کر کے مرتد قادیانی کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ وفد نے تھانہ پہنچ کر 298 سی کے تحت مقدمہ درج کرایا اور فوری طور پر قادیانی ملزم کو گرفتار کرلیا گیا۔ جب کہ قادیانی مرتد اسی دن دبئی روانہ ہونے والا تھا۔ ملزم کو ۱۴ روزہ جوڈیشنل ریمانڈ پر سنٹرل جیل ڈیرہ غازیخان بھیج دیا گیا۔ قادیانیوں نے علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست ضمانت دائر کی۔ پیشی کے موقعہ پر کثیر تعداد میں علماء کرام موجود تھے۔ علماء کرام کی طرف سے سینئر وکلاء کا پینل سابق صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ملک فیض محمد صاحب کی قیادت میں پیش ہوا۔ ملک صاحب موصوف نے مرتد کی شرعی سزاء پر دلائل دیئے اور ضمانت خارج کرنے کی استدعاء کی۔ علاقہ مجسٹریٹ نے مرتد کی شرعی سزا کے بارے میں قرآن مجید کی آیات کے بارے میں سوال کیا تو مولانا غلام اکبر ثاقب نے قرآن مجید کی آیات سنادیں۔ علاقہ مجسٹریٹ نے قادیانی مرتد کی درخواست ضمانت خارج کردی۔ قادیانیوں نے سیشن جج کی عدالت میں درخواست ضمانت دائر کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سیشن جج کی عدالت میں بھی قادیانی کی درخواست ضمانت کی مخالفت کی۔ ایڈیشنل سیشن جج نے پہلی پیشی پر تو قادیانی کی درخواست ضمانت منظور نہ کی۔ البتہ دوسری پیشی پر دو، دولاکھ کے دو مچلکے داخل کرانے پر قادیانی مرتد کی درخواست ضمانت منظور کرلی۔ مرتد قادیانی چودہ دن جیل رہا۔

پریس ریلیز

گذشتہ دنوں پنجاب میڈیکل کالج میں قادیانی طلبہ وطالبات نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت قادیانیت کا گمراہ کن لٹریچر تقسیم کیا۔ عقیدہ ختم نبوت سے متعلق اشتہارات واسٹیکرز پھاڑ کر جگہ جگہ پھینک دیئے۔ جس سے مسلمان طلبہ وطالبات کا اشتعال قدرتی امر تھا۔ چنانچہ مسلمان طلبہ وطالبات نے کالج انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ قادیانی غنڈہ عناصر کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر 298-C کے تحت کیس رجسٹرڈ کرائے جائیں۔ خلاف قانون لٹریچر تقسیم کرنے، عقیدہ ختم نبوت کی توہین کرنے اور اپنے داخلہ فارم میں خود کو مسلمان تحریر کرنے کی وجہ سے کالج سے نکال باہر کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انکوائری کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس نے انکوائری کے دوران مسلمان طلبہ وطالبات کے مطالبات کو مبنی برحقیقت تسلیم کرتے ہوئے قادیانی طلبہ کے اخراج کا فیصلہ کیا۔ لیکن یہود وہنود کے آلہ کاروں، حکومت میں چھپے ہوئے قادیانیوں، قادیانیت نواز گورنر پنجاب کے دباؤ پر انتظامیہ نے بجائے اپنے فیصلہ پر ڈٹ جانے کے مسلمان طلبہ وطالبات کے جرم بے گناہی (قادیانیت کے خلاف اسلام وخلاف قانون سرگرمیوں کی مخالفت) کی وجہ سے ہوسٹل کا پانی اور بجلی بند کردیا۔ پولیس کی بھاری نفری بلا کر طلبہ وطالبات کو زبردستی کالج کے

ہوسٹل سے نکال دیا۔ پرنسپل اور قادیانی نواز پروفیسرز کی طرف سے مسلمان طلبہ وطالبات کو اخراج کی دھمکیاں دی گئیں۔ والدین پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اپنے بچوں کو قادیانی خلاف اسلام نظریات کی مخالفت سے روکیں۔ نیز قادیانی اوران کے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے قادیانی غنڈہ عناصر کے اخراج کے فیصلہ کو واپس لینے کے لئے دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ اندریں حالات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا بشیر احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں گورنر پنجاب، سیکرٹری صحت پنجاب، پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ کالج کے طلبہ کے مطالبات جنہیں انکوائری کمیٹی مبنی پر حقیقت قرار دے چکی ہے۔ کو فی الفور تسلیم کیا جائے۔ نیز فیصل آباد میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قیام کے فیصلہ کو سراہا۔

اوکاڑہ میں مسلمانون کے قبرستان سے قادیانی مردہ کا اخراج

قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانے پر سینکڑوں افراد کا مظاہرہ پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی۔ لاش قبر سے نکال کر قادیانی قبرستان میں دوبارہ دفنادی گئی۔ تفصیلات کے مطابق اوکاڑہ کے گاؤں چک نمبر 55 ٹو۔ ایل کا قادیانی زندیق دوکاندار کا انتقال ہونے پر ان کے بیٹے اور مرزائیوں نے مسلمانوں کے قبرستان غلام قادر کو دفنا دیا۔ واقعہ کی اطلاع نمبردار چوہدری امان اللہ کو مل گئی اور یہ خبر آنا فانا جنگل کی آگ کی طرح اوکاڑہ شہر میں پھیل گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے 55 ٹو۔ ایل میں ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا۔ اشتہار شائع کیا۔ دعوت نامہ تیار کیا۔ ۱۳ر جولائی بعد نماز مغرب کو چوہدری امان اللہ نمبردار کے ڈیرے پر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت مختلف جماعتوں کے سینکڑوں کی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔ علماء کرام نے اپنے خطابات میں کہا کہ آئندہ ختم نبوت کے کام کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ ڈسٹرکٹ انتظامیہ مرزائیوں کو اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے باز رکھے۔ اگر کسی قادیانی نے آئندہ ایسی حرکت کی تو اس کے مردے قبرستان سے باہر نکال کر پھینک دیں گے۔ کانفرنس سے مولانا قاری الیاس، مولانا مفتی عبدالقیوم، مولانا افتخار احمد، مولانا اسلم ندیم، مفتی رشید احمد، حاجی احسان الحق، مولانا مفتی غلام محمود انور، کانفرنس میں مولانا محمد امین اوکاڑویؒ مناظر اسلام کے بھائی مفتی مولانا محمد انور اوکاڑوی مدظلہ نے بھی خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مناظر اسلام مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا نے بیان میں کہا کہ مرزائی ہمیں اشتعال مت دلائیں۔ ورنہ گاؤں سے تمام مرزائیوں کو نکال دیں گے۔ سیاست پر سمجھوتہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ختم نبوت پر کوئی سمجھوتہ نہیں۔ اوکاڑہ کے مبلغ مولانا عبدالرزاق نے قرار دادیں پیش کیں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں حافظ محمود الحسن، چوہدری خالد، محمد عابد، ڈاکٹر صفدر ندیم، مفتی غلام مصطفیٰ، قاری محمد اسحق غازی، قاری اسد اللہ بصیروی، مولانا محمد اسحق بدر، قاری محمد ابراہیم، بھائی محمد آصف مدرسوں کے مہتمم صاحبان اپنے طلباء کرام کے ہمراہ سکول کالج کے طلباء جلوس کی شکل میں ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد کے نعرہ لگاتے ہوئے پنڈال میں تشریف لاتے رہے۔

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ادارہ!

تبصرہ نگار: مولانا غلام رسول دین پوری

احمدی دوستو تمہیں اسلام بلاتا ہے: مصنف: محمد متین خالد: صفحات: ۳۸۲: قیمت: ۲۵۰ روپے:

ملنے کا پتہ: علم و عرفان پبلشرز ۳۴ اردو بازار لاہور!

یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ قادیانی جماعت میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جنہیں جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متعلقین کی وہ تحریریں پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا جو عرصہ دراز سے مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان وجہ نزاع ہیں۔ یہ ان کی کم علمی اور سادگی ہے کہ وہ محض چند رٹے رٹائے مخصوص مسائل پر بات کرتے ہیں اور اگر انہیں مرزا قادیانی کی اصل تحریریں دکھادی جائیں تو وہ بے حد پریشان ہوجاتے ہیں۔ تجربے میں آیا ہے کہ پڑھے لکھے قادیانی حضرات بالخصوص نوجوانوں کو اگر لطیف دلائل وبراہین سے بات سمجھائیں تو وہ نہ صرف اسے قبول کرتے ہیں بلکہ مزید تجسس اور تشنگی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے وقت قرآنی آیت ’’ادع الیٰ سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن ‘‘ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے۔ سقراط نے کہا تھا کہ: ’’لاجواب کرنا اچھا ہے اور قائل کرنا اس سے بھی اچھا۔‘‘

دعوت حق کے جذبہ سے خوش اخلاقی کے ماحول میں پیش کئے گئے دلائل وبراہین قاطع کا کوئی جواب نہیں۔ دلیل اور اخلاق کے ہتھیار سے آپ سب کچھ فتح کرسکتے ہیں۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر گرانقدر خدمات سرانجام دینے والے درجنوں کتابوں کے مصنف محمد متین خالد کی زیر نظر کتاب ’’احمد دوستو! تمہیں اسلام بلاتا ہے‘‘ اسی جذبے اور سوچ کے تحت تحریر کی گئی ہے۔ حق کے متلاشی قادیانیوں کی مکمل خیرخواہی کے پیش نظر سوز وگداز میں ڈوبی ہوئی یہ فکرانگیز کتاب نہایت متاثر کن اور منفرد انداز میں تحریر کی گئی ہے۔ اس کا دعوتی انداز دردوسوز آرزومندی سے مالامال ہے۔ کتاب میں درج تمام حوالہ جات کے ثبوت آخر میں اصل قادیانی کتب کے عکسی فوٹو سے دے دیئے گئے ہیں۔ جس سے نہ صرف کتاب کی اہمیت میں دوچند اضافہ ہوگیا ہے بلکہ قادیانی حضرات کا یہ اعتراض بھی ختم ہوجاتا ہے کہ ان کی متنازع عبارات سیاق وسباق سے ہٹ کر بیان کی جاتی ہیں۔ قادیانی حضرات انتہائی غیر جانبداری، خالی ذہن اور ٹھنڈے دل کے ساتھ اگر اس کتاب کو صرف ایک بار پڑھ لیں اور اس میں دیئے گئے حوالہ جات اور اس کے عکسی ثبوت کو اپنی کسی بھی لائبریری میں موجود مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب سے موازنہ کرلیں تو وہ یقیناً اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق کتاب میں دیئے گئے حقائق کو برحق پائیں گے اور صراط مستقیم اختیار کرتے ہوئے واپس اسلام کی آغوش میں آجائیں گے۔

تبلیغی نکتہ نظر سے ہر مسلمان کو یہ کتاب خرید کر کسی نہ کسی قادیانی کو ضرور دینی چاہئے۔اس کوشش سے اگر ایک بھی قادیانی اپنا باطل مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیتا ہے تو یہ آپ کے لئے زبردست زاد آخرت کا سامان ہوگا۔اپنی نوعیت کی منفرد کتاب تحریر کرنے پر محترم متین خالد صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔

سالنامہ پیغام لاہور کا مولانا محمد اعظم طارق شہید نمبر: مدیر اعلیٰ ومرتب: مولانا ثناء اللہ سعد: صفحات:۵۵۲: قیمت:۳۶۰ روپے: ملنے کا پتہ: مکتبہ حسینیہ بالمقابل حبیب بینک شجاع آباد ملتان!

مولانا ثناء اللہ سعد نوجوان مصنف ومرتب ہیں۔ان کے سریع الرفتار قلم سے درجنوں سے زائد کتابیں نکل چکی ہیں۔اوسط رفتار ماہانہ ایک کتاب ہے۔

زیر تبصرہ کتاب سالانہ پیغام لاہور کا مولانا محمد اعظم طارقؒ نمبر ہے۔جس میں مولانا شہید کے مجاہدانہ، سیاسی، دینی، تنظیمی کارناموں پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ، مولانا سید محمد امین شاہ مخدوم پوریؒ، علامہ علی شیر حیدری، مولانا قاضی عبداللطیف کلاچی، شاہ عبدالعزیز مجاہد سابق ایم این اے، سابق وزیر اعظم پاکستان میر ظفر اللہ خان جمالی، مولانا محمد احمد لدھیانوی، مولانا حامد الحق حقانی سمیت کئی ایک عمائدین نے گرامی قدر تاثرات کا اظہار فرمایا ہے۔

ملک بھر سے علمائے کرام، کالم نگاروں، صحافیوں، دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں نے انہیں شاندار خراج تحسین پیش کیا ہے۔مجموعی طور پر شاندار کاوش ہے۔لیکن مرتب کہیں کہیں جذبات کی رو میں بہہ کر سنی سنائی باتوں پر دیگر دینی جماعتوں کے راہنماؤں سے متعلق غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کا شکار ہو جاتے ہیں۔جو یقیناً دینی جماعتوں میں اختلاف وانتشار کا سبب بن سکتا ہے۔موصوف خداداد ملکہ تحریر کو امت میں اتحاد واتفاق کے لئے استعمال کریں تو اس سے مسموم فضا میں روشنی کی کرن بن سکتے ہیں۔(تبصرہ نگار: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

دوسو مردان حق: مرتب: پروفیسر عشرت حسین جاوید: صفحات:۳۳۶: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

پروفیسر عشرت حسین جاوید نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک سے لے کر عصر حاضر تک چیدہ چیدہ ان نفوس قدسیہ کے حالات وواقعات کو بڑی عرق ریزی سے قلمبند کر دیا ہے جنہوں نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جان، مال سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

ان پاکیزہ نفوس کے دلچسپ واقعات ہم جیسے نااہلوں کے لئے مشعل راہ اور بہترین زادراہ ہیں۔جناب حافظ محمد اسحق صاحب نے اپنے ادارہ ''ادارہ تالیفات اشرفیہ'' سے کچھ حذف واضافہ کے ساتھ شائع کر کے کتاب کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔پڑھئے اور اپنے ایمان کو حرارت بخشئے۔اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازیں۔آمین

شعبان المعظم کے اہم واقعات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

تحویل قبلہ کا حکم۔	۱۵؍شعبان ۲ھ
رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت آخری عشرہ۔	شعبان ۲ھ
درود و سلام پڑھنے کا حکم۔	۱۵؍شعبان ۳ھ
حضرت حفصہ حضورﷺ کے عقد نکاح میں۔	شعبان ۳ھ
امام عالی مقام حضرت حسینؓ کی پیدائش۔	شعبان ۴ھ
حضرت جویریہؓ سے نکاح	شعبان ۵ھ
حضورﷺ کی صاحبزادی ام کلثومؓ کی وفات	شعبان ۹ھ
مسجد ضرار کو نذر آتش کیا گیا۔	۲۹؍شعبان ۹ھ
مسیلمہ کذاب کا قتل۔	شعبان ۱۲ھ
امام ابن کثیرؒ کی وفات	۱۵؍شعبان ۷۷۴ھ
مولانا محمد علی جوہرؒ کی وفات۔	شعبان ۱۳۴۹ھ
مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ کی وفات۔	شعبان ۱۳۶۲ھ
مولانا ابوالکلام آزادؒ کا انتقال۔	۲؍شعبان ۱۳۷۷ھ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی وفات۔	۹؍شعبان ۱۳۸۶ھ
مولانا خیر محمد جالندھریؒ راہی ملک بقاء ہوئے۔	۲۰؍شعبان ۱۳۹۰ھ
قومی اسمبلی پاکستان نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا۔	۱۹؍شعبان ۱۳۹۴ھ
مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کی وفات۔	۲؍شعبان ۱۴۰۲ھ
مولانا عبیداللہ انورؒ کی رحلت۔	۷؍شعبان ۱۴۰۵ھ
حضرت قاری فتح محمد پانی پتیؒ کی وفات۔	۱۷؍شعبان ۱۴۰۷ھ
ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاریؒ کی وفات۔	۳؍شعبان ۱۴۲۰ھ
مولانا محمد امین اوکاڑویؒ کی وفات۔	۵؍شعبان ۱۴۲۱ھ
مولانا محمد لقمان علی پوریؒ کی رحلت۔	شعبان ۱۴۲۱ھ
مولانا محمد اعظم طارقؒ کی شہادت۔	۹؍شعبان ۱۴۲۴ھ
مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ کی شہادت۔	۲۳؍شعبان ۱۴۲۵ھ
مولانا نذیر احمد تونسویؒ کی شہادت۔	۲۳؍شعبان ۱۴۲۵ھ

(تاریخ کے ساتھ ساتھ ص۲۱۶ تا ۲۲۰)

اسلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادیؐ لا نبی بعدی — ختم نبوت زندہ باد

27 ویں دو روزہ

عظیم الشان سالانہ

ختم نبوت کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب

زیر صدارت

حضرت مولانا خواجہ خواجگان خواجہ مخدوم المشائخ، قطب الاقطاب **خان محمد** صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ

مہمان خصوصی

استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب دامت برکاتہم

نائب امیر مرکزیہ

عنوانات

توحید باری تعالیٰ — سیرت خاتم الانبیاء — مسئلہ ختم نبوت

حیات عیسیٰ علیہ السلام — عظمت صحابہ و اہل بیت — اتحاد امت

بتاریخ

30، 31 اکتوبر 2008

جمعرات - جمعۃ المبارک

اور رد قادیانیت جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

ملتان: 061-4514122 چناب نگر: 047-6212611

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالتؐ کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

- ☆ حضرت امیر شریعتؒ کے ارشادات کی روشنی اور شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی امارت اور قیادت میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!
- ☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔
- ☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔
- ☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے۔
- ☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔
- ☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس...... ملتان میں علماء کے لیے سالانہ سہ ماہی رد قادیانیت کورس۔
- ☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 36- مبلغین 30- تبلیغی مراکز اور دفاتر 8- شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔
- ☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ پرائمری...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔
- ☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... احتساب قادیانیت 25 جلدیں...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔
- ☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر
- ☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4583486-4514122

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب مدظلہ العالی دامت برکاتہم، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **عزیز الرحمن** صاحب جالندھری مدظلہ العالی، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی مراکز کے فون نمبر

اسلام آباد 2829186	راولپنڈی 5551675	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 4215663	لاہور 5862404	سرگودھا 3710474	چناب نگر 6212611	جھنگ 0307-3780833	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	ملتان 4514122	رحیم یار خان 0301-7658790	سکھر 5625463	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0334-6035517	حیدر آباد 3869948	شیخوپورہ 0321-498184	کوئٹہ 2841995	گجرات 0300-8032577	کراچی 2780337